بسم الله الرحمن الرحيم ماشاء الله لا قوة الا بالله يا حي يا قيوم
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي
وعلى آله واصحابه وذريته بعدد كل معلوم لك زنة خلقك ورضى نفسك
وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه
يا حي يا قيوم

مکشوفاتِ
منازلِ احسانؒ
المعروف بہ
مقالاتِ حکمت
دارالاحسان

احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الثابت الصحاف المقبول المصطفین دارالاحسان لائلپور پاکستان

جناب صوفی مبارک علی صاحب

[illegible]

جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبینا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

مکشوفات منازل احسان ؒ

المعروف بہ

مقالات حکمت دارالاحسان ؒ

للتقسیم والتوزیع فی سبیل اللہ
لانتفاع و النفع

لجمیع امۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمرضات اللہ تعالی ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین

مؤلف : محمد برکت ؒ علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد
پاکستان

www.darulehsan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک [illegible]
ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا اللہ

تاریخ

اِمروزِ سعید ۷، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۸ سنہ ہجری المقدس

جلد چہار دہم (۱۴)

طبع ———— اوّل
مطبع ———— نثار آرٹ پریس پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور
طابع ———— المستفیض دارالاحسان، فیصل آباد

❋

مقام اشاعت

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دارالاِحسان

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان فون نمبر ۴۶۶۰۰

صدق رسول اللہ ﷺ

كتاب النبي الامي صلى الله عليه وسلم

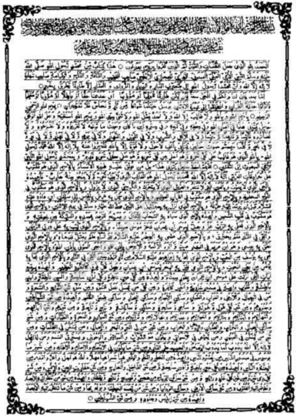

الحمد لله الذي جعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون ○ هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله

من شر الشياطين ○

یہ مقدس مکتوب پیرس (فرانس) کے شاہی عجائب گھر سے دستیاب ہُوا
پاکستان میں اسکی پہلی بار اشاعت کا شرف دارالاحسان کو نصیب ہُوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل
معلوم لک بعدد خلقک و رضا نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
[illegible] القیوم و اتوب الیہ [illegible]

سات ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۸ھ ہجری المقدس

مقالاتِ حکمت
جلد چہاردہم (۱۴)
کی
اِفتتاح

مبارکًا مکرمًا مشرفًا

یا حی یا قیوم

✿

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ
مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ ط یَا مُحَمَّدُ
اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فِیْ حَاجَتِیْ
ھٰذِہٖ فَتَقْضِیَھَا لِیْ ط اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَ
شَفِّعْنِیْ فِیْہِ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی (سیدنا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل جو سراپا رحمت نبی ہیں۔ یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپکے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں آپکے رب کیطرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میرے لیے میری یہ حاجت پوری فرمائے۔ اے اللہ! آپکو (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو) میرا سفارشی کر دے

یا حیی یا قیوم

المستدرک للحاکم ج ۱ صہ ۵۱۹۔ کتاب العمل بالسنۃ جلد سوم صہ ۲۵۰

✿

۸۹۹۹

قرآنِ کریم
اور
سُنّتِ مطہرہ کا عمل — علم و حکمت کا دروازہ
باقی
خرافات

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۰۰

یہ کہنا "میرا اللہ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔" میرے لیے کافی ہے۔

* * *

یہی میرے ایمان کا عمل اور
یہی میری دُنیا و آخرت کی متاع

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۰۱

بُرائی سے باز رہنا نیکی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۰۲

نو واردِ علم، کسی کا بھی ہو، غیر متصوّر ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۰۰۳

جمیل کے ظِلّ کا ایک قطرہ کائناتِ عالم میں بکھرا ہوا ہے

یَا جَمِیْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۹۰۰۴

اَللہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہر ذرّہ

ہر پتّا
میں اللہ کا نُور جلوہ گر ہے
جس نُور کی تلاش ہیں، تو
مارے مارے پھرتا ہے، وہ نور
اور ہے۔
تیرے اپنے ہی اندر محجوب۔
اللہ جب چاہتا ہے ـــ اجاگر

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۰۵

جو کام اللہ کے لیے کیا ـــــ زندہ

جو شے اللہ کے لیے دی ـــــ زندہ

جو دَم اللہ کے ذکر میں گزُرا ——— زندہ
جو شے کسی غریب کو دی، وہ بھی ——— زندہ
باقی سب ——— مُردہ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۰۶

حیات و ممات اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں،
کوئی بھی مخلوق مطلق دسترس نہیں رکھتی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۰۷

خیر و شر دونوں اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔

اللہ جیسے چاہتا ہے ، ہوتا ہے

نہیں چاہتا ——— کبھی نہیں ہوتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۰۸

جو مخلوق تیرے اندر رہتی ہے ،

اللہ کی ہی پیدا کردہ ہے اور تیری معاون۔

کوئی بھی غیر نہیں ۔ اسی طرح بیرونی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۰۹

تیری ذاتِ قدس ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر۔
یہ ایمان لاتا ہوں کہ جو بھی خلق تُو نے پیدا کی،
عبث نہیں،
حکمت پہ مبنی ہے۔

* * *

اللہ کا شکر و احسان ہے
کہ
اس بندے کو ما سوا سے
بیگانہ کیا ہوا ہے!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۹۰۱۰

تیرے حبیبِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کو
جب بھی کسی مکروب نے پکارا
آغوش میں لے لیا۔
یاوری کی
دستگیری فرمائی
اور کرم کی حد کر دی
سائل کبھی مایوس نہ ہُوا
نامُراد نہ لوٹا
خالی ہاتھ نہ پلٹا
محروم نہ رہا
سائل کو محروم رکھنا تیری شان کے شایاں ہی نہیں۔

یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۱۱

جسے، جو شے عنایت ہوئی ،
کمالاتِ نبوّت ہی کی برکت سے ہوئی

* * *

سوچ کر بتا
ہر کسی کو ہر شے ملی
اے او نوجواں مسلم !
تجھے کیا ملا ؟
پدرم سلطان بود ؟
تیرے دادے کے پردادے کے نانے کے دادے کی کرنی
تیرے کس کام ؟
کسی کی کرنی پہ اِترانا بھی
بھلا کوئی جوانمردی ہے ؟

اکھاڑے میں اُتر

کوئی کرتب دِکھلا

تاریخ تشنہ

مبصّرِ عالم منتظر

تیرا عمل ہی تیری زندگی کی متاع ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

٩٠١٢

پیارے کا نام اپنے نام سے پیارا ہوتا ہے

محبت کی ساری کتاب ورق ورق پڑھ،

پیارے ہی کے پیار سے بھری ہوتی ہے

پیارے کا منکر ـــــــ منکر۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۹۰۱۳

الٰہی خیالات اھلاً و سہلاً

◆

قرآنِ عظیم و سنّتِ مطہرہ کی کماحقہٗ تائید

◆

تقدیر کی موافقت قادر کو پسند

اعتراض ——— ناپسند

◆

باقی سب نفس و شیطان و ہمزات الشیاطین و خنّاس کے وساوس۔ یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۱۴

جو خیال، الٰہی خیال کے تابع نہیں، آوارہ ہے ۔ یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۱۵

قدر مقدور

قادر مقتدر

موافقت شافی الصدور

وکیف و سرور

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذوالفضل العظیم

۹۰۱۶

ابتلا کی داستان عجیب و غریب ہوتی ہے

کسی اور داستان میں کوئی کیف نہیں ہوتا

صرف ورق گردانی ہوتی ہے

* * *

اللہ ، نازل فرماتے ہیں ، میرے آقا روحی فداہ
صلی اللہ علیہ وسلم عاطفت

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذو الفضلِ العظیم

۱۷-۹

چونکہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے،
قدم قدم پہ نُصرت اور
قدم قدم پہ رحمت ہوتی ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذو الفضل العظیم

۹۰۱۸

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
اپنا سمجھ کر
قدم قدم پہ
رہنمائی
حوصلہ افزائی اور
دلربائی فرماتے ہیں
کسی بھی قدم پہ
پھسلنے نہیں دیتے اور
وکالت و کفالت کی حد کر دیتے ہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۹۰۱۹

گنہ گار و بدکار و سیہ کار
جسے کوئی قبول نہیں کرتا
در در سے اور
ہر در سے دھتکارا جاتا ہے
اللہ جب کریمانہ نظر سے
اسکی طرف توجہ فرماتے ہیں
سیئات کو حسنات میں تبدیل فرماکر
آن کی آن میں
کیا سے کیا کر دیتے ہیں
جس کا کسی کو گمان تک نہیں ہوتا

یا حیی یا قیوم

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ	اے اللہ! بے شک میں
اَسْئَلُكَ	آپ سے سوال کرتا ہوں
بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ	آپ کے بزرگ چہرے (ذات)
وَاَمْرِكَ الْعَظِيْمِ	کے طفیل اور آپ کے عظمت والے
	حکم کے وسیلہ سے۔
اَنْ تُجِيْرَنِیْ	یہ کہ آپ مجھے محفوظ فرمائیں
مِنَ النَّارِ	آگ (دوزخ) سے اور
وَالْكُفْرِ وَالْفَقْرِ	کفر اور تنگدستی سے۔

(کتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم ص۹۳)

اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّكَ	اے اللہ! مجھے معاف فرمائیے
عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ	بے شک تو معاف کرنے والا ہے
اَنْتَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ	تو معاف کرنے کو پسند فرماتا
	ہے اور تو عفو (معاف کرنے والا)
	کریم (بخشنے والا) ہے۔

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک نوجوان نے جناب رسُول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم !
مجھے ایسی دُعا تعلیم فرمائیں جس سے مجھے
بھلائی حاصل ہو۔ آپؐ نے فرمایا :
قریب ہو جا۔ وہ قریب ہو گیا یہانتک
کہ قریب تھا کہ (بوجہ قُرب) اس کا گھٹنا
جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے سے
لگ جاتا تو آپؐ نے فرمایا :

اللھم اعف عنی .... الخ

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد ۱۰ صـ۱۲۳

کتاب العمل بالسنة جلد چہارم صـ۲۳)

اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ	اے اللہ! مجھ سے درگزر فرما
إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ	کیونکہ تو عفو ہے کریم ہے

(کنز العمال جلد اوّل ص۱۹۳ شمارہ ۳۶۷۰

کتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم صفحہ ۲۴)

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۲۰

یا عَظِیْمَ الْعَفْوِ!

تیری مغفرت گنہگاروں کا تاج

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۲۱

یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ !

تیرِی عظمت کے مینار ——— وراء الورا

بلند و بالا

عافیت ——— اولیٰ و اعلیٰ

یا عظیم العفو

یا حیی یا قیوم

اَللّٰھُمَّ عَافِنَا	اے اللہ ہمیں معافی دے
وَاعْفُ عَنَّا	اور ہم سے در گزر فرما

* * *

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَةَ	میں مانگتا ہوں اللہ سے
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ	عافیت دنیا میں اور آخرت میں۔

اَسْأَلُ اللّٰہَ	میں اللہ سے مانگتا ہوں
اَلْمَغْفِرَۃَ	(گناہوں کی) مغفرت
وَالْعَافِیَۃَ	اور عافیت
وَالْمُعَافَاۃَ	اور معافی
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط	دُنیا میں اور آخرت میں

* * *

اَسْأَلُ اللّٰہَ	میں اللہ سے مانگتا ہوں
اَلْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ	درگزر اور عافیت
وَالْیَقِیْنَ	اور یقین
فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ط	دنیا و آخرت میں

کتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم صـ ۶۲/۶۱)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۹۰۲۲

مومن کا ایمان
نفس
شیطان
ہمزاتُ الشیاطین اور
وساوسِ خناس سے گزر کر
ہی مکمل ہوتا ہے۔
اصطلاح میں
اسے

عارفیت

کہتے ہیں !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۲۳

سب سے بڑی نیکی — توبہ

* * *

دنیا، دین اور آخرت کے تمام مدارج
توبہ ہی کی بدولت مرتب ہوئے

* * *

توبۃ النصوح

کا ظہور

تائب میں بین!

* * *

شقی — توبہ کی برکت سے

سعید!

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۰۲۴

کون سا بندہ ہے جو گنہ گار نہیں ؟

ہر گناہ کا ازالہ ——— توبہ

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضلِ العظیم

۹۰۲۵

کتاب میں تو ہر شے لکھی ہوئی ہے
کتاب کے کسی علم پہ عمل کا نمونہ پیش کر

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذوالفضلِ العظیم

۹۰۲۶

باتوں کے تر تُو نے پُل باندھ دیے،
کوئی عمل پیش کر
یہی وقت کی ایک اور اہم پکار ہے۔

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۲۷

بُرائی سے باز رہنا اور بُرائی سے باز رہنے کی
تلقین کرنا اصل تبلیغ

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۲۸

کونسا بندہ ہے جو شرک نہیں کرتا ؟

* * *

بندہ ہر قسم کے شرک سے پاک دنیا میں آیا
نفس ہی نے شرک کا محسوبہ فرد بنایا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۲۹

مطمئن رہ ، ہر شے اللہ ہی کے حوالے ہے
اور اللہ ہی ہر کسی کا کارساز ہے
حَسْبُنَا اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۳۰

تیری کوشش سے نہیں ـــ بالکل نہیں ـــ اللہ
جب کسی کی طرف کریمانہ نظر سے متوجہ ہوتے ہیں،
دین دار ہوجاتا ہے

* * *

تیرے کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا
جو اللہ چاہتے ہیں، ہوتا ہے
نہیں چاہتے ، نہیں ہوتا

* * *

تُو کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتا

* * *

تیرے یہ اعضاء تیرے نہیں ـــ اللہ کے قبضۂ قدرت
کے تحت نقل و حرکت پہ گامزن ـ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۲۱

جلال جب نفس کی طرف متوجہ ہُوا
کوئی بتا سکتا ہے کہ اس بیچارے
کے ساتھ کیا کیا ، کیا گیا ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیمْ

۹۰۲۲

تیرے ملک و ملکوت میں
ہم خاک نشین
مجبُور و محکوم
محزون و مغموم
بے بس و بے کس

* * *

میری بے بسی کی انتہا
تیری بے نیازی کی حد
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۹۰۲۳

مطمئن وہ ہے جو اللہ کی رضا پہ
راضی ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۹۰۳۴

توبہ ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے

* * *

کبیر الکبائر گناہ کی غلاظت کو دھو کر
صاف کر دیتی ہے اور پاک کر دیتی ہے اگرچہ ریت
کے ذرّوں کے برابر ہوں۔

* * *

توبہ نادم ہو کر کی جاتی ہے اور
دُنیا بھر میں جگمگا اٹھتی ہے اور
مہک اٹھتی ہے۔

* * *

تیری مغفرت کا ناز ہم گنہ گاروں کا حج

یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمْ

۹۰۳۵

اللہ کے بندو
اللہ سے ڈرو
فرقوں میں مت بٹو
ایک دوسرے کے معاون بنو
اِتحاد کو پارہ پارہ مت کرو

◆

یہ ہے سُبل السلام
اللہ کے دینِ اسلام کی تبلیغ

◆

مخالفت ـــــ بے نیلِ مرام

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

٩٠٣٦

حیات مقدور ، موت مقدور
بلا مقدور ، عطا مقدور
دار مقدور ، شفا مقدور
اعمال مقدور ، افعال مقدور

* * *

بتا! پھر تُو کیا کر سکتا ہے ؟
اور کیا کرنے پہ قدرت رکھتا ہے ؟

* * *

ہر حال میں اور جس بھی حال میں
اللہ تجھے رکھے ، راضی رہنا اصل بندگی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۲۷

مکمل خاموشی ہر کسی کو خاموش کر دیتی ہے

یا حی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۲۸

جتنا بڑا امیر
اتنی بڑی پریشانی

یا حی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۲۹

اللہ کے ذکر سے اطمینان پیدا ہوتا ہے اور
اطمینان سے سرور

جس ذکر سے ذاکر مطمئن و مسرور نہیں ،
کیا ذکر ہے ؟

* * *

ذکرِ دوام ہر ذکر پہ حاوی اور
اطمینان و سرور کا منبع۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیمْ

۹۰۲۰

ذکرِ دوام

وَجھِکَ جلال
کریمانہ جمال
محبوبانہ کمال

مجذوبانہ حال
رندانہ قال
استقامت لازوال
اور
منکر بدحال

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۴۱

کمالاتِ نبوّت — گوناگوں

* * *

کمالاتِ نبوّت کے خصائل جب میلان میں
آتے ہیں، بڑے جوبن سے اُٹھا کرتے ہیں

www.darulihsan132.com

دُنیا بھر کے جنّات و شیاطین ، متحد ہو کر ،
باطل کرنے کے لیے ، جری لشکر سمیت صف آرا
ہوتے ہیں ، عزم بالجزم ان سب کو ہرا کر
بازی لے جاتا ہے ۔

* * *

کمالاتِ نبوّت کی کوئی بھی خصلت جب میدان
میں آتی ہے
ھادی و مہدی ساتھ ہوتے ہیں
اور استقبال ہوتا ہے ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۴۲

ہادی ساتھ ہے اور مھدی
پھر کوئی ڈر نہیں
ہادی کی ہدایت اور
مہدی کی عاطفت کافی اور وافی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۴۳

توبۃ النصوح اور مُوتُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ کے بعد دُنیا میں جینے کی کوئی حسرت باقی نہیں رہتی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۳۴

مایہ نازموت :

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ

وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ ﷺ آمین

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۳۵

اصطلاحاتِ طریقتؒ

و ـــــ فنا فی الشیخ

و ـــــ فنا فی الرسول

و ـــــ فنا فی اللہ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۴۶

وصل باللہ

وصل چیست ؟

انتہائی خلوت و خلت (خلیل کا مقام)
کی محبت کا اصطلاحی نام وصل ہے

* * *

الٰہی وصل ـــــــ الٰہی عنایت کے تابع
جدوجہد سے مبرّا ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فافہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۴۷

دیکھنے والی چیز تو تیرا قرب ہے اول

ذکرِ الٰہی ——— عینِ موجبِ قُرب

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۴۸

سُبحانَ رَبّیَ ذِی الفَضلِ العَظِیم
مخلوق کے اعمال کے سبب پیدا شدہ اللہ کے
غضب کو ٹھنڈا کرنے کا ایک اُمید افزا عمل۔

سُبحان ربی ذی الفضل العظیم

واللہ ذو الفضل العظیم

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۴۹

قبر میں چار چیزیں ہوتی ہیں اور کوئی جینے والا
اسکی مطلق پروا نہیں کرتا۔
تنہائی، وحشت، عذاب اور فتنہ

* * *

اہلِ مراقب دُنیا سے ایسے دُور رہتے ہیں جیسے
اہلِ قبور۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۵۰

تو جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔
ہم کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے

* * *

ہماری تدبیر تیری تقدیر کے تابع۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۵۱

شرک ، وحدت کی ضد ہے
شرک سے پاک ہوکر جو چاہے مانگ ، ملے گا
ماشاء اللہ !

* * *

جس نے بھی وحدہٗ لاشریک لہٗ کا اقرار
کیا اور اس اقرار پہ کاربند و مستقیم رہا ،
قدیر کی ہر قسم کی قدرت سے مقتدر ہوا

* * *

کسی کو بھی وحدت کا شریک مت ٹھہرا۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم   فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیۡم

۹۰۵۲

نیند ——— موت کے مترادف اور

جاگنا ——— حیات کے

اور یہ روز ہوتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۵۳

انسان ——— ہر موجود کا وجود

انسان ——— اللہ کا شاہکار

انسان کو دیکھنا ——— اللہ کو دیکھنا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

* * *

۹۰۵۴

نفس کا مضمون جاری ہے۔

نفس کا ابتدائی علاج :

و۔ ہمہ وقت مصروف رکھنا

و۔ بے آرام رکھنا

و۔ اسکی پسندیدہ چیزوں سے محروم رکھنا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۵۵

حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی اولاد کی داستان صرف دو ہی ابواب پر مشتمل ہے :

کردار اور ابتلا

ہی تاریخ کے سنہری اوراق۔

کردار و ابتلا لازم و ملزوم۔

ابتلا نے کردار کو زندگی بخشی اور مستحکم کیا۔

* * *

جس معیار کا کردار، اسی معیار کی ابتلاء

* * *

جس معیار کا معاون، اسی معیار کا مخالف

یا حی یا قیوم
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۵۶

جس جوش و جذبے سے جو ذکر و دُعا کی جاتی ہے،

مقبول ہوتی ہے، کبھی نظر انداز نہیں کیا جاتا

* * *

اللہ دل کی آواز کو پسند فرماتا ہے اگرچہ کسی بھی زبان میں ہو۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۵۷

اللّٰہ بادشاہ ہے۔ اللّٰہ ہی بادشاہ ہے۔

جو دُعا اللّٰہ ربّ العالمین ربِّ ذوالجلال والاکرام کو نہایت پسند ہوتی ہے، قبولیت میں تاخیر فرماتے رہتے ہیں "تاکہ مقبول ترین دُعا کا سلسلہ جاری رہے"۔ یاحیُّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۹۰۵۸

اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا	اے اللّٰہ! ہمارے دل
وَ نَوَاصِیْنَا وَجَوَارِحَنَا	اور سراپا ہم اور ہمارے اعضا
بِیَدِکَ	تیرے قبضہ میں ہیں
لَمْ تُمَلِّکْنَا	تُو نے ہمیں اختیار کامل نہیں دیا
مِنْھَا شَیْئًا	ان میں سے کسی چیز پہ
فَاِذَا فَعَلْتَ	پس جب کہ کیا ہے تو نے

ذٰلِكَ بِنَا	ہمارے ساتھ یہ معاملہ
فَكُنْ أَنْتَ وَلِيُّنَا	پس ہو جا تو ہی ہمارا مددگار
وَاهْدِنَا	اور ہدایت عطا فرما ہمیں
إِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ	سیدھے رستے کی طرف

(الحزب الاعظم، کتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم ص ۱۵۰)

* * *

تیرے یہ اعضاء اللہ کی امانت ہیں۔ معاون بھی ہیں اور دوست بھی۔ ان کا ناجائز استعمال مت کر۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۰۵۹

تیری محبت کا باب ہر باب سے اولیٰ

* * *

تیرے حبیب ﷺ کی محبت کا تذکرہ

سراسر رحمت
کیف و سرور
زندۂ جاوید

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۶۰

پڑھتا ہوں
یہ نہیں جانتا
کیا پڑھتا ہوں
و کرتا ہوں
یہ نہیں جانتا
کیا کرتا ہوں

ہم جو کچھ بھی پڑھتے ہیں اور جو کچھ بھی کرتے ہیں،
اللہ کی قسم ! اللہ ہی کے لیے کرتے ہیں۔
اپنی ذات سے مطلق دلچسپی نہیں رکھتے،
نہ ہی اپنے لیے کچھ کرتے ہیں۔

واللہ باللہ تاللہ ماشاءاللہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمْ

۹۰۶۱

تم جب باتیں کرتے ہو، پل باندھ دیتے ہو،
کوئی بھی کمی نہیں رکھتے۔

* * *

کسی کو تبلیغ کرنے سے پہلے اپنے نفس
کو تبلیغ کرو۔

جن اوامر و نواہی کی تلقین کرنے لگو، پہلے
اپنے نفس کو ان پہ کاربند کرو

* * *

یقیناً تیرا اور میرا نفس کسی بھی امر کا پابند نہیں،
نہ ہی کسی نہی کا۔
حقیقتاً آزاد ہے اور
آزادی کو پسند کرتا ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۶۲

اس دنیا میں کوئی ایسا ماں کا لال نہ دیکھا جو کفر سے پاک ہو۔ بات بات پہ کُفر کا مُرتکب۔

* * *

اس حال کو دیکھ کر ایک شہزادہ "کافر شاہ" کے لقب سے ملقّب ہوا

* * *

کافر شاہ مجذوبؒ

یادش بخیر، سیدّ غوث علی شاہ قلندرؒ، حضرت بو علی شاہ قلندرؒ قدس سرہٗ العزیز کے مُرید تھے آپ نے اپنا ایک چشم دید واقعہ رقم فرمایا کہ ایک دفعہ میں پیرانِ کلیر شریف صابر صاحبؒ کے مزار پر گیا۔ وہاں کافر شاہ نامی

ایک مجذوب سے مُلاقات ہوئی جو بہت کم گو اور ہر وقت سُکر کے عالم میں رہتا۔ ایک روز کافر شاہ مزار سے کافی دور گھنے جنگل میں چلا گیا۔ مجھے اپنے پاس بُلایا اور کہنے لگا: شاہ صاحب!

"ہمارے کوچ کا وقت آگیا ہے۔ آپ میرے کفن دفن کا بندوبست کریں،،

میں نے پوچھا: تو کون ہے اور یہاں کیسے آنا ہُوا؟ اُس نے کہا: میں تیموری خاندان کا شہزادہ ہوں۔ ایک زمانہ پہلے شاہی گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لیے اس جنگل میں آیا مگر خود شکار ہو گیا۔ گھوڑا اور شاہی جوڑا دوسرے شہزادوں اور ندیموں کے ہاتھ واپس لوٹا دیا اور خود ہمیشہ کے لیے صابرؒ صاحب کے در کا فقیر بن گیا۔

یہ کہہ کر کافر شاہ جاں بحق تسلیم ہوئے۔

غوث علی شاہ قلندرؒ کہتے ہیں میں پریشان ہوگیا کہ میں نے طہارت کے بعد نمازِ فجر ادا کرنی ہے، اگر نماز کے لیے درگاہ شریف کی مسجد میں جاتا ہوں تو جنگلی درندے لاش کو گزند پہنچا دیں گے۔ میں اسی تردد میں تھا کہ لاش میں حرکت ہوئی۔ کافر شاہؒ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں ڈر گیا۔ کہنے لگے: شاہ صاحب! ڈریں مت۔ آپ اطمینان سے نماز ادا کریں، ہم پھر مرجائیں گے۔ میں نے آرام سے طہارت کی اور نماز ادا کی۔ دن چڑھے واپس جنگل میں اسی مقام پہ پہنچا۔ کافر شاہؒ بولے، اب آپ فارغ ہیں لو ہم پھر مرجاتے ہیں۔ یہ کہکر خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین

وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۶۳

“مومن کہلاتا ہے۔

ایمان کی اوٹ میں کافر”

* * *

“میرے ایمان میں کفر پوری آب و تاب

سے موجود رہتا ہے۔ اسی طرح شرک

اسی طرح نفاق ”

* * *

یہ ہیں تیری زندگی کے دشمن

(کفر - شرک - نفاق)

جو ہر وقت تیرے اندر رہتے ہیں اور

ہر ناپسند کو پسند کرتے ہیں۔

* * *

متحیّر ہو کر بولے :

"اس سرد مہری سے ہمیں کہاں لیے جا رہے ہو ؟"

"تمہیں سچی سرکار کے دربار میں پیش کرنا ہے"

"ہم ہی تو تیری زندگی کے مشیر تھے، ہم ہی نے تو تیری زندگی کو خوشگوار بنایا، ہمارے ساتھ ایسے کیوں کرتے ہو ؟
ہم نے تو تمہارے ساتھ کبھی ایسے نہیں کیا !"

"اصل علاج تو تمہارا یہ تھا کہ بالوں سے پکڑ کر، گھسیٹتے ہوئے، علی الاعلان تمہیں دربار میں لایا جاتا۔ پھر تمہاری وہ دُرگت بنتی اور طالبانِ حق کی وہ رہنمائی ہوتی اور ایسی رہنمائی ہوتی کہ پھر تمہارا نام سن کر اللہ اللہ کرنے لگتے ...."

(جاری ہے)

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۶۴

تیرے آباء کے کردار میں دنیا نے وہ
کچھ دیکھا جس کی نظیر ڈھونڈے سے نہیں ملتی
حق پرستوں کو زہر پینا پڑا
تپتی ریت پہ لیٹنا پڑا
بھڑکتی آگ میں کودنا پڑا
کھال اتروانی پڑی
سولی پہ چڑھنا پڑا
دہکتے انگاروں پہ لیٹنا پڑا
ننگی پیٹھ پہ کوڑے سہنے پڑے
بازو قلم کرانے پڑے
شیر خوار ذبح کرانے پڑے
مگر حق سے باز نہ آئے ۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۶۵

کردار

و۔ آقاؤں نے غلاموں کی سواریوں کی مہاریں پکڑیں

و۔ عرب و عجم کے فرمانروا نے حدود اللہ کی پاسبانی کرتے ہوئے بیٹے پہ کوڑے برسائے۔

و۔ حاکمِ وقت، قاضی کی کچہری میں، ملزم بن کر کھڑا ہوا۔

و۔ خلیفۂ وقت نے اکلِ حلال کے لیے باغوں میں گوڈی کی۔

و۔ منگتوں کی جھولیاں جواہرات سے بھرنے والوں نے سوکھے ٹکڑے چبائے۔

و۔ جَو اور کھجور کھا کر قیصر و کسریٰ کا غرور خاک میں ملایا۔

و۔ مسجد کے کچے فرش پہ بیٹھ کر ایشیا اور
افریقہ کی قسمتوں کے فیصلے کیے۔

و۔ پھٹے پُرانے کپڑوں اور پھٹّے جوتوں میں
توکّل و تقویٰ اور فقر و غنا کو معنی بخشے

و۔ روما اور فارس پہ قہرِ الٰہی بن کر جھپٹنے والا
سپہ سالار معزولی کا حکم سن کر عام سپاہی کی
حیثیت میں لڑا۔

* * *

اللہ کا فضل، رحمت اور برکت ہمیشہ کردار
پہ اُتری۔

بدر میں اُتری ، حنین میں اُتری
خیبر میں اُتری ، خندق میں اُتری
موتہ میں اُتری ، مکہّ میں اُتری

قادسیہ میں اُتری ، یرموک میں اُتری
اندلس میں اُتری ، یروشلم میں اُتری

* * *

کردار پیش کر ، اب بھی اُترے گی اور
ضرور اُترے گی۔ یہ ہو سکتا ہی نہیں کہ
نہ اُترے۔ !! یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

٩٠٦٦

دنیا بھر کے اقوال یک جا کر — اگر کرنی پہ
قائم نہیں، کچھ بھی نہیں۔

* * *

قول کرنی کی قوت پاکر قوی العزیز۔
محض قول نامقبول

تیری کس کرنی پہ کیا رحمت برسے!

کردار ــــ کرنی پہ ہوتا ہے، قول پہ نہیں اور فضل و رحمت و برکت **کردار** پہ نازل ہوتی ہے، **گفتار** پہ نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ	اے اللّٰہ مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے۔
وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ	اور مجھ پر اپنا فضل ڈال
وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ	اور مجھ پر اپنی رحمت (کا سایہ) پھیلا۔
وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ	اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرما۔

(عمل الیوم واللیلۃ ابن سنیؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد دوم ص۳۶)

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹-۶۷

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

PURE THOUGHTS ARE PERFECT,
BASED ON HUMAN SCIENCE
AND FOR THE BETTERMENT
OF ALL HUMANITY.

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

www.daru 32.com

یاحیُّ یاقیُّومُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفضل العظیم

۹۰۶۸

- دیکھ، سن، کچھ مت کہہ
- نہ دیکھ، نہ سن، نہ کہہ

* * *

یہ ایک ہی خصلت کے مختلف مقامات ہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۶۹

باتوں میں آفت، خاموشی میں نجات

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۷۰

IT IS ALMOST IMPOSSIBLE
FOR A MAN TO ENDEAVOUR
CAPTIVITY OF SILENCE —
OF COURSE — A TOUGH TASK!

* * *

WHEN TONGUE IS SILENT,
ALL OTHER ORGANS ARE
IN ACTION.

* * *

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

۹۰۷۱

سب سے شرمندہ کن گناہ زبان کے گناہ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۷۲

ذکر باتوں کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن کوئی بھی بات ذکر کی کمی کو کبھی پورا نہیں کر سکتی۔

* * *

بات کیسی بھی ہو، کافی نہیں، بات کے ساتھ عمل ضروری ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۷۳

عمل، دین کی وہ خاموش تبلیغ ہے جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۷۴

قابلیت بہترین سفارش ہے۔ قابلیت دشمن کو بھی تحسین پہ مجبور کر دیتی ہے۔

* * *

چوکیداری ایک اہم اسامی ہے، ہر کس و ناکس چوکیدار نہیں ہو سکتا۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۷۵

مولوی وہ ہے جو چاروں مذاہب میں فتویٰ دے سکے۔ **شیخ** وہ ہے جو طریقت کے چاروں خاندانوں میں تعلیم دے سکے **فقیر** وہ ہے جو شب و روز ہمہ تن و من، ذکرِ الٰہی میں محو و منہمک رہے۔

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۷۶

بندے کی سب سے بڑی خدمت بندے کو دین کیطرف بُلانا اور اللہ کی راہ پہ چلانا ہے

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۷۷

ھدایت رحمت کی اصل ہے

جس پہ رحمت ہوئی، اسے ہدایت ملی
جسے ہدایت ملی، اس پہ رحمت ہوئی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۷۸

میں جب تجھ سے علیحدہ اپنی ایک دُنیا بساتا ہوں، پریشانی میں بکھر جاتا ہوں اور جب میں —— مَیں نہیں بنتا —— اپنے میں تجھ کو پاتا ہوں، اس کش مکش سے نجات پاتا ہوں۔ یا حیی یا قیوم

یہ سارا جھنجھٹ میاں ہی کا تو ہے
جو تیرا کوئی حجاب اُٹھنے نہیں دیتا۔

* * *

ایک تخت پہ دو بادشاہ بیٹھ کر حکم نہیں چلا سکتے۔ اس میں کو ختم کر اور اسکو ایسے مار کہ پھر کبھی اور کہیں اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيمِ

۹۰۷۹

اللہ میں ہوں۔ جو چاہتا ہوں، کرتا ہوں۔
جس حال میں رکھوں، رکھتا ہوں۔
بہترین و عمدہ ترین و اعلےٰ ترین حال؛

ذکر و فکر میں محویت و انہماک (

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۸۰

اِلَّا اللہ کے معنی قلندر ہی پہ کھلے۔

قلندر —— کیف و سُرور کا مظہر

اور ہستی کی مستی کا ترجمان

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۰۸۱

ذُوالجلالِ والاکرام

جلال باکمال واکرام
صفت عظمتِ الکبریٰ ہے اور اللہ تبارک تعالےٰ
ذوالجلال والاکرام ہی کو لائق و سزاوار ہے
اللہ سُبحانہٗ نے اپنی کائنات کا نظام
جلال و اِکرام سے مربوط و منظوم کیا ہے۔

* * *

سات چیزوں سے جلال پیدا ہوتا ہے :

۱: عمل بالاستقامت (جس میں قرآنِ کریم کا پہلا نمبر ہے)
۲: حدود اللہ کی محافظت (اوامر و نواہی)
۳: صبراً جمیلاً ط (ہر معاملہ میں)
۴: استغنیٰ (بے نیازی)

۵ : ذکرِ دوام

۶ : خیرات و صدقات

۷ : خاموشی (سب کی سردار)

* * *

طریقت میں خاموشی بمنزلہ ڈھکن کے ہے۔ جب تک کوئی خاموشی سے لیس نہیں ہوتا، اس کا محفوظ و سلامت رہنا بڑا مشکل ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۸۲

خاموشی بندے کا سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۸۳

جب نفس
کُفر شِرک
اور
نِفاق سے
بیزار ہوا ، حاضر ہوا ناظر ہوا۔
اس پہ اِستقامت
عین عبادت اور
اس حال میں مرنا
عین شہادت

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

www.darulerfan132.com

۹۰۸۴

استقامت زندگی کا جوہر اور کامیابی کا مینار ہے درجات و مراتب استقامت ہی کے تابع۔ سکون و اطمینان اس دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے اور یہ استقامت ہی کی بدولت اللہ اپنے بندوں کو عنایت فرمایا کرتے ہیں۔

* * *

فقر کی ساری داستان، ازل تا ابد، استقامت ہی کی تشریح و تفسیر ہے اور فقر کے بغیر کسی میدان میں استقامت کا جھنڈا جھلتے نہیں دیکھا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۸۵

انسانی زندگی جدوجہد اور مسلسل عمل ہی کا دوسرا نام ہے

* * *

شوق کی سواری کے بغیر زندگی کی کوئی منزل کبھی طے
نہیں ہو سکتی

* * *

دنیا کی اس وادی میں، ہر منزل کو — دینی ہو یا
دنیوی — طے کرنے کے لیے صرف شوق ہی کی
سواری چلا کرتی ہے۔

* * *

شوق تیری منزل کا بُراق ہے اور تجھے، جہاں بھی تو جائے
گا، پہنچا دے گا۔ شوق پیدا کر۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۸۶

KEEN OBSERVER — SUCCESSFUL!

* * *

KEENNESS — RESULT OF STRUGGLE!

یاحیُّ یاقیّومُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۹۰۸۷

QUICK DECISION IS NORMALLY TRUE.

یاحیُّ یاقیّومُ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۹۰۸۸

* * *

ONE WHO DEPENDS ON PENDINGS, FAILS.

* * *

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۰۸۹

رحمت اور زحمت دونوں بندے ہی میں ہوتی ہیں، بندہ ہی رحمت اور زحمت کا موجب بناکرتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۹۰

دنیادار، دین دار کا دوست نہیں ہوسکتا مگر دنیاوی اغراض کے لیے۔ اس کی دوستی پہاڑ کی چوٹی پہ جمی ہوئی برف کیطرح چند لمحوں کی مہمان ہوتی ہے اُدھر دھوپ چمکی، اِدھر یہ پگھلی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیرالرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۰۹۱

تیری اس دُنیا میں، اے دُنیا کو بنانے والے، خطرا اور وساوس کا بول بالا ہے۔ حسد و وساوس بدترین ہوتے ہیں، ان کو جلا کر ہی مَن روشن ہوتا ہے۔ نہ مانو تو جلا کر دیکھو۔ یاحیّ یاقیوم

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذُوالفضل العظیم

۹۰۹۲

او تے اپنے من کا دیا جلا ! تیرے اپنے ہی مَن میں روشنی کا چراغ ہے، اسے جگا۔ کوئی اور چراغ اس مَن کو جگا نہیں سکتا۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۰۹۳

ظاہر و باطن کی موافقت پہ جسمانی و روحانی ترقی کا دار و مدار ہے۔ جب تک تن کے ساتھ مَن موافقت نہیں کرتا، کسی بھی شے کا عروج ممکن نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۰۹۴

دل کی دُنیا کے بیکانیر ریگستان کو سیراب کرنے کے لیے پوری نہر کی ضرورت ہے، چھوٹے چھوٹے کھالوں سے اتنا بڑا صحرا کبھی سیراب نہیں ہو سکتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۰۹۵

بندہ ہر شے کر سکتا ہے، ہر قسم کے مجاہدہ کی تاب لا سکتا ہے، دن بھر روزہ رکھ سکتا ہے، شب بھر عبادت کر سکتا ہے، بھوک پیاس کی شدت برداشت کر سکتا ہے، بڑے سے بڑے واقعہ پہ صبر کر سکتا ہے، سرِ بازار بِک سکتا ہے، قید و بند کی صعوبتیں جھیل سکتا ہے لیکن ادب کی میزان پہ کبھی پُورا نہیں اُتر سکتا۔ یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۹۰۹۶

جس طرح ہر مصنف اپنی کتاب کے شروع میں کتاب کا تعارف لکھا کرتا ہے، اسی طرح اللہ ربّ العالمین

نے اپنی کتاب قرآنِ کریم کا تعارف کرایا کہ
یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

اس کتاب میں کسی بھی قسم کے شک شبہ کی
کوئی گنجائش نہیں۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ کتاب متقیوں کو راہِ ہدایت دکھاتی ہے
معلوم ہوا تقویٰ انسانیت کی تکمیل کا
سب سے ضروری جزو ہے۔ اس کتاب سے
ہدایت پانے کے لیے بندے کا **متقی**
ہونا ضروری ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم   فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۹۰۹۷

لَا اِلٰـهَ
اِلَّا اللّٰـهُ
وَحْـدَهٗ
لَا شَرِیْکَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْکُ
وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

* * *

وحدت ـــ اسرارِ الٰہیہ کا منبع۔

* * *

جو تجھ میں ہے، وہ ہر میں ہے
باہر کوئی ـــ شے نہیں!

تو ہی ناسوت ،
تو ہی ملکوت ،
تو ہی جبروت ،
اور تو ہی لاہوت کی تفسیر

* * *

جو پڑھتے ہو ـــــ ناسوت
جو کرتے ہو ـــــ ملکوت
جو دیکھتے ہو ـــــ جبروت

اور

جو نہ پڑھتے ہو
نہ کرتے ہو
نہ دیکھتے ہو
لاہوت

* * *

جوں جوں کوئی اس پہ غور کرتا جائے گا، اسرار
کھلتے جائیں گے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۹۰۹۸

شرمندہ ہو

بات بات پہ شرمندہ ہو

* * *

کیا تم ایسے ہو جیسا کہلاتے ہو اور جیسا
لوگ تمہیں کہتے ہیں؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۹۰۹۹

پامالی نفس کا بہترین اور سہل ترین علاج

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

واللهُ ذو الفضلِ العظيم

۹۱۰۰

ساری زندگی کی کوئی بات یاد نہیں مگر آج کی ۔
اسی طرح قیامت کو ہر کسی کو یہی معلوم ہوگا ۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

واللهُ ذو الفضلِ العظيم

۹۱۰۱

حسد کے سر پہ خاک ۔

انسان کو زیب نہیں دیتا

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۹۱۰۲

کسی نے ایک مردار کو مردار سمجھ کر کیا کیا
نہیں پایا ______ ؟
حکمت کا باب کھلا
اسرار کے در کھلے
برکات کا نزول ہوا
توکّل سے مالا مال ہوا
رحمت عود کر آئی
اطمینان نصیب ہوا

مُردار کو مردار سمجھنے والا — مردہ نہیں — ابدی
حیات کا امین!

* * *

ملعون سے اجتناب ہر کہ ومہ نہیں کر سکتا۔

* * *

اگر کوئی ملعون سے اجتناب کرے

زبان	سیف
بصارت	تحت الثریٰ سے اعلیٰ علیین
سماعت	صوتِ سرمدی
خیالات	عرشِ عظیم تک پرواز

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۰۲

ملعونت و مردار

ملعون و مردار میں مبتلا ہو کر

دل	تاریک
دماغ	ماؤف
ہاتھ	بے کار
چہرہ	بے نور
فکر	پریشاں
عمل	بے کیف

* * *

ابدی سلامتی کا راستہ:

ملعون و مردار سے اجتناب

* * *

عبادت کے جملہ ابواب ملعون و مردار
سے کُلی اجتناب کی بدولت کھُلے

* * *

ملعون و مُردار سے بھرپور سفینہ ــــ شیطان کا سفینہ
کبھی کنارے لگتے نہیں دیکھا
راہ ہی میں ڈُوبا

* * *

فَاعْلَمْ! ہر علم کے لیے ایک واعظ ہے
طریقت کے واعظ کا نام ترکِ نام ہے

* * *

ترکِ نام

جسمانی لطافت کا راز
انسانی تخیّل کی پرواز
بشریّت کی معراج

جامۂ فقر کی لاج
حرفِ کُن کا رازداں
عشق و رِقّت کا ترجماں
جذب و جنوں کا جام اور
مستیٔ کیفِ دوام ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۱۰۴

خودی جب بے خود ہوئی، مست ہوئی
مست بولے:
مست، مستی میں آئے ہوئے ہیں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

www.darulehsan...com

٩١٠٥

ہر جمال میں تیرا جمال جلوہ گر

* * *

ایک بار دیکھ کر

تیرے خیال کے تصور میں محو رہنا — کافی

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

٩١٠٦

انسان ——— عین الوجود

انسان کی توہین ——— عین توہین

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۰۷

عاشُورہ

کرب و بلا کا منظر دیکھا
دُنیا کے تمام مراتب
لذّت
زینت
راحت
شُہرت
خاک و خون دکھائی دینے لگے

* * *

ایسی توبہ کی اور ایسی توبہ کی کہ رہتی دُنیا تک
پھر ان میں سے کسی بھی شے کو کبھی قبول کرنے کا
خیال تک نہ رہا۔

* * *

اِس ہولناک منظر کو
دیکھ کر
اپنی ان آنکھوں کو
آنکھوں ہی میں سمالیا

* * *

کسی بھی حال میں
اس منظر کو
پھر کبھی گم ہونے نہیں دینا،
ہمیشہ
زندہ اور
قائم رکھنا
ہے۔ !

یا حیّ یا قیوم
الحمد للحیّ القیوم فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیمْ

۹۱۰۸

کوئی ایسا پتا نہیں جو اللہ کا ذکر نہ کرتا ہو
یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے، پہاڑوں کے سنگریزے
اور ریگستان کے ذرّات ۔
مگر ہم غافل ہیں حالانکہ مخلوق میں سے
اشرف کہلاتے ہیں ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۱۰۹

ذکرِ دوام ——— کائنات کی جان
ابتدا سے انتہا تک جاری

* * *

اہلِ ذکر ——— مذکور کے حوالے

کلیتاً حوالے

ماسوا سے بیگانہ

ذکر ہی کی بدولت بندہ ـــــ اشرف

* * *

ہر مخلوق اشرف نہیں ـــــ جو اللہ کے حکم کے تابع

نقل و حرکت پہ گامزن ہے ـــــ اشرف

* * *

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے، اللہ نے انسان کو حسن طریق پر پیدا کیا۔ پھر وہ (اپنے اعمالِ بد کی وجہ سے) اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ہو گیا البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے (سورۃ والتین) یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفضل العظیم

۹۱۱۰

ذکرِ دوام

و۔ ہمہ تن و من ذکر میں محو و منہمک

و۔ نفس، شیطان اور خناس کےلیے کسی بھی

خیال و گمان کا کوئی راستہ نہیں رہتا۔

* * *

ذکرِ الٰہی جس تن و من میں جلوہ افروز ہوجاتا ہے،

ماسوا سے خالی ہوجاتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

* * *

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ	اے اللہ! مجھے نفع دے
بِسَمْعِیْ	میرے کانوں سے
وَبَصَرِیْ	اور میری آنکھوں سے
حَتّٰی تَجْعَلَهُمَا الْوَارِثَ	یہاں تک کہ انہیں میرا
مِنِّیْ	وارث بنا

وَعَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ	اور عافیت دے مجھے میرے دین
جَسَدِیْ وَانْصُرْنِیْ	اور میرے جسم میں اور مدد کر میری
مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ	اس شخص کے مقابلہ میں جو
حَتّٰی تُرِیَنِیْ فِیْهِ	مجھ پر ظلم کرے یہانتک کہ
ثَأْرِیْ	تو دکھلائے مجھے اس شخص
	میں میرا بدلہ۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ	اے اللہ بے شک میں نے
نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ	سپرد کی اپنی جان تیری طرف
اَمْرِیْ اِلَیْکَ	اور سپرد کیا اپنا معاملہ (کام)
وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ	تیری طرف اور جھکایا اپنی کمر
اِلَیْکَ وَخَلَّیْتُ	کو تیری طرف اور متوجہ کیا اپنے
وَجْهِیْ اِلَیْکَ	چہرے کو تیری طرف کوئی ٹھکانا
لَامَلْجَأَ مِنْکَ	نہیں مگر تیری ہی طرف میں

اِلَّآ اِلَيْكَ اٰمَنْتُ	ایمان لایا تیرے اس رسول
بِرَسُوْلِكَ	صلے اللہ علیہ وسلم پر
الَّذِيْٓ اَرْسَلْتَ	جس کو تو نے بھیجا
وَبِكِتَابِكَ الَّذِيْٓ	اور تیری کتاب پر جو
اَنْزَلْتَ ؕ	تو نے نازل فرمائی

المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ ج ۴ ص ۹۲-۸۶

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۱۱

ذکر جاری رکھ، قدرت کی حکمت پر اعتراض
مت کر

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۱۲

بڑے بڑے نامی گرامی شہ زور — اس اکھاڑے
میں اُترے ، مگر عزم و استقامت کے
معیار پہ پورے نہ اُترے ۔ اس راہ کی پُرپیچ
وادیوں میں گھبرا کر یوں بھاگ نکلے کہ آج تک نام و
نشان نہ ملا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۱۱۳

جس بندے کو تو نے اپنا ذکر بخشا ہے ،
اسے واہیات و خرافات سے بھی دُور رکھ

* * *

تیرے ذکر کے ہمراہ واہیات و خرافات

کی مجلس بچھتی نہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۱۱۴

غافل ———— مُردہ

زندہ ہے، زندگی سے بہرہ ور نہیں

غفلت میں نفس و شیطان و خناس کی سرداری

* * *

روح علیل

قلب پریشان

یہ زندگی بھی بھلا کوئی زندگی ہے ؟

نہ جینے کے قابل نہ مرنے سکے۔

حسرت کا مُرقّع

* * *

بیدار ہو
میدان میں اُتر
زندگی تیری منتظر ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۱۵

نماز کی اصل ـــــ سجدہ میں وصل

عبد و معبود کے مابین ہمکلامی کا راز و نیاز

* * *

جس نے بھی، جو پایا، سجدہ ہی میں پایا

* * *

ایک سجدہ کا منکر ـــــ شیطان

ایک سجدہ کی بدولت توبۃ النصوح کی برکات کا نزول - یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۱۶

جس سال، جس ماہ، جس دن، کسی کو کوئی خصلت عنایت ہوئی، سعید و مسعود و مبارک ساعت کہلائی

* * *

اس دُنیا میں کوئی بھی ایسا دن نہیں جو کسی نہ کسی شخصیت کے کسی کردار کی یاد نہ ہو۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۱۷

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ	اے اللہ میں تجھ سے
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ	مانگتا ہوں تیری محبت اور انکی محبت
یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ	جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس
یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ط	عمل کی محبت جو مجھے پہنچا دے تیری
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ	محبت تک اے اللہ بنا دے تو
حُبَّكَ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ	اپنی محبت مجھے زیادہ محبوب
وَاَهْلِیْ	میری جان سے اور میرے گھر والوں
وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ط	سے اور ٹھنڈے (وشیریں)
	پانی سے ۔

جامع الترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد ۲ ص ۶۳

ف : مفلوک الحال بیوگان و مساکین کو کھانا کھلانا بھی اللہ کی محبت تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

٩١١٨

ہر رشتے کو توڑ کر ہی اللہ کا رشتہ قائم

ہوتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

٩١١٩

فقرا کے نزدیک

دُنیا کی کوئی بھی چیز

(مال ہو یا منال)

اور کوئی بھی منصب

(اگر چہ ہفت اقلیم کی شاہی ہو)

کوئی قدر و اہمیت نہیں رکھتا

مطلق نہیں

اللہ کے بغیر ہر شے
ہیچ و بیکار گردانی جاتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضلِ العظیم

۹۱۲۰

معیارِ سلوک

کل کے لیے رکھی ہوئی چند کھجوروں پہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

بلالؓ : یہ کیا ہے ؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : ایک چیز ہے جسکو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بخار بنے دوزخ کی آگ میں ، قیامت کے دن ؟

بلالؓ ! اسکو خرچ کر دے اور عرشِ عظیم کے مالک سے افلاس اور فقر کا خوف نہ کر۔

(بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول ص۳۴۲ شمار ۱۷۸۰)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

❁

۹۱۲۱

فعل، فاعل اور مفعول کی کرنی کا اصطلاحی نام کردار ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۲۲

مخلوق کی بعض کلام اللہ کو ایسی پسند ہوتی ہے کہ بار بار لکھنے کی عنایت فرماتے ہی رہتے ہیں۔ اسی طرح جو عمل اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتا ہے، استقامت سے بھرپور ہو جاتا ہے، کسی بھی طرح باطل ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۲۳

کل کائنات کی محبت چار حصوں میں منقسم
ہے یا محبت کے چار اجزا ہیں۔
جب تک یہ چاروں کسی دل میں جمع نہیں ہوتے
محبت پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔

و- اللہ تبارک و تعالیٰ سے
و- حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے
و- دینِ اسلام سے
و- مخلوق سے

وما علینا الا البلاغ

یاحی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

www.darulehsan4u2.com

۹۱۲۴

عشق طریقت کا امام اور کُل کائنات کی جان ہے۔

* * *

ہر عقل ناقص ہے، حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوب کر سلیم بنتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جب تک عقل پہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق غالب نہیں آتا، سلیم نہیں ہوسکتی، ہر وقت نقص کا احتمال رہتا ہے۔

عقل کا گھوڑا میدان ہی میں دوڑ سکتا ہے، پہاڑ کی بلندی پہ نہیں چڑھ سکتا۔ عقاب صرف عقاب ہی، پہاڑ کی چوٹی پر پرواز کر سکتا ہے محض عقل کی رہنمائی معتبر نہیں۔ عقل عشق کی راہنمائی میں سلیم بنتی ہے۔ عقل کی ساری داستان پڑھیں

عشق کے بغیر ناکام رہی ۔ جہاں بھی عشق نے اس کا ساتھ چھوڑا، دَم توڑ گئی ۔

جس جدّو جہد میں بھی عشق کارفرما نہیں ہوتا، بے جان رہتی ہے اور بے جان چیز کیونکر کسی مقام پہ پہنچ سکتی ہے ؟

اللہ عشق عنایت فرماتے ہیں اور حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سوز و گداز اور سوز و گداز ہی اصل زندگی ہے ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۲۵

جس طرح کسی پراجیکٹ کو چلانے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ایک سند یافتہ

تجربہ کار اور جفاکش انجینئر اور متعلقہ عملے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح چوکیداروں، خدمت گزاروں اور خاکروبوں کی بھی ویسی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے جس طرح علمائے کرام کا ہونا ضروری ہے، اسی طرح ہم خاک نشینوں کا۔

اللہ اپنے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کی خاکروبی کا مقام عنایت فرمائے۔ آمین آمین آمین

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۹۱۲۶

روحِ اَمرِ ربّی ہے جو گوشت پوست کا لبادہ اوڑھے ،

اللہ ربّ العالمین کے حکم اور ارادے کے ماتحت نقل وحرکت پہ محکوم و مجبور و مقدور ہے

روح کی دو قسمیں ہیں

انسانی اور حیوانی

انسانی روح کا مقام "دماغ" اور

حیوانی روح کا مقام دائیں پستان کے نیچے ہے۔

اسکی دو دلیلیں معروف ہیں۔ معروف وہ چیز ہے جس کو فطرت قبول کرتی ہے۔ مثلاً انسان جب کسی معاملے میں غور کرتا ہے تو اپنی دونوں آنکھوں کو بند کرکے اپنے دماغ کی طرف پوری توجّہ سے متوجّہ ہوتا ہے گویا روح اس مطلوبہ معاملہ میں اس قدر کوشاں ہوتی ہے کہ جب تک اس کا صحیح حل نہیں سوچ لیتی، محو غور رہتی ہے۔ اللہ روح کی رہنمائی

کرتا ہے اور جس بات کا اسے پتہ ہی نہیں ہوتا، اس پہ منکشف ہو جاتی ہے۔ روح کا یہ فیصلہ صحیح ہوتا ہے۔ روحِ حیوانی جب متفکر ہوتی ہے تو جگر میں خوف وہراس پیدا ہوتا ہے، آگ سی اٹھتی ہے اور اس سے سارا سینہ دہکنے لگ جاتا ہے۔

جب تک اللہ اسے قرار نہیں بخشتا، تن کے سارے قلبوت میں بیقراری چھائی رہتی ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۲۷

علم ہے، عمل نہیں
تجربہ ہے، نظر نہیں

* * *

نظر ـــــ عنایت پہ اور
عنایت ـــــ عمل پہ موقوف

یا حی ـ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۲۸

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام نے ہمیں نیک عمل کرتے اور بُرے عمل سے باز رہ کر زندگی گزارنے کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔ نیکی کمانے اور بُرائی سے بچنے کی کوشش کا اصطلاحی نام جہاد ہے۔ جہادِ اکبر یعنی سب سے بڑا جہاد۔ عمل کی تین قسمیں ہیں :

نیک

بد

نہ بد نہ نیک

جن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ اور حضورِ اقدس
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ نیک، اور جن باتوں
سے منع فرمایا ہے، بد ہیں۔ جن کے کرنے کا نہ
حکم دیا گیا نہ منع فرمایا گیا، مباح ہیں نہ نیک نہ بد۔

* * *

ہر عمل کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں
اتباع ۔ اخلاص ۔ استقامت

اتباع: جو بھی نیک عمل اختیار کیا جائے اللہ
ربّ العالمین کے حکم اور حضورِ اقدس صلے اللہ
علیہ وسلم کی اتباع میں کیا جائے

اخلاص: ہر عمل میں اخلاص پایا جائے یعنی
جو کچھ بھی کیا جائے اس کا مدّعا اللہ اور رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہو، کوئی اور غرض و غایت نہ ہو اور نہ ہی دکھلاوے کیلئے کیا جائے۔

استقامت : کسی عمل کو ایک بار اختیار کرکے پھر کبھی ترک نہ کیا جائے اگرچہ بظاہر ثمرات کا ظہور نہ بھی ہو۔

* * *

نیک اعمال دنیا و آخرت میں بندے کے مونس اور کامیابی کے موجب ہوتے ہیں۔ نیک اعمال کے بیشمار ثمرات ہیں مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والے کے دل میں غنا بھر دیتے ہیں اور ہر معاملہ میں اس کے وکیل و کفیل و نصیر ہو جاتے ہیں۔ جو دل نیک کاموں میں مصروف ہو جاتا ہے، اللہ پھر اسکو کسی اور کام میں مشغول ہوتے نہیں دیتے ،

اس کے دل کو شاد کر دیتے ہیں، آباد کر دیتے ہیں

اور مسرور و مخمور کر دیتے ہیں۔ اسے کوفت میں راحت محسوس ہوتی ہے۔ وہ کسی بھی حال میں نہ واویلا کرتا ہے نہ شکوہ ـــــ ہر حال میں، جو بھی وارد ہوتا ہے، شکر کرتا ہے اور سجدہ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمْ

۹۱۲۹

نَحْنُ اَقْرَبُ

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں شاہ رگ سے بھی نزدیک ہوں نیز فرمایا کہ بیچ تمہارے نفسوں کے ـــــ اور جس نے بھی تیری خبر دی، یہی دی کہ تو بیچ ہی میں ہے۔ تجھے

جس نے بھی پایا، اپنے ہی اندر پایا۔ تیری تلاش ہر جا ہوئی لیکن کسی کو بھی تو باہر نہ ملا۔ جسے بھی ملا، اپنے ہی اندر ملا —— اس تن میں تیرا ڈیرہ، اس مَن میں تیرا بسیرا، پھر یہ دُوری کیسی؟ تیری تلاش کہاں ہو؟ کیسے ہو؟

سر سے لے کر پاؤں تک، جسم کا انگ انگ گوشت پوست میں لپٹا ہُوا کثیف اور مر کر مٹی ہونے والا ہے —— تن کا ہر جزو ایک جسم رکھتا ہے۔

اس سارے تن میں صرف سانس ایک ایسی چیز ہے جس کا کوئی جسم نہیں۔ لطیف، بے رنگ غیر اختیاری اور آزاد ہے۔ دَم اس تن کی حیات کا واحد باعث اور زندگی کا دار و مدار سانس ہی پہ موقوف ہے۔

سانس ختم ۔۔۔ جان ختم، جہان ختم، ہر شے ختم

* * *

سانس کسی کے بھی قبضہ میں نہیں، آزاد ہے
اس پہ کسی کو بھی کوئی قابو نہیں۔ اسے کوئی روک
نہیں سکتا، نہ ہی اسے کوئی لانے والا ہے۔
جب اس نے نہیں آنا، اپنے آپ نہیں آتا۔
کسی کا کوئی حیلہ، کوئی تدبیر اسے ہرگز لانے پہ
قادر نہیں ۔۔۔۔ دم آزاد، اس کے سوا ہر انگ
محکوم اور انسانی گرفت کے تحت نقل و حرکت
پہ گامزن۔

اس دم کو یونہی مت جان۔
اس دم میں خالق کا وہ بھید مخفی ہے جو بہت
کم بندوں پہ کھلا۔

اس دَم میں اُسے تلاش کر اور یقین جان کہ تن کے انجن کا ڈرائیور تن ہی کے اندر موجود ہے اور اسی کی حکمت سے تن کا یہ انجن چلتا ہے ـــــ ڈرائیور کے بغیر کوئی انجن کبھی چل نہیں سکتا۔

جو تجھ میں ہے، وہ ہر میں ہے۔
جو ہر میں ہے، وہ تجھ میں ہے۔

لا إلٰہ إلا اللّٰہ پہ غور کر، فکر کر اور ساری خدائی میں اس کا نُور دیکھ۔

یہ سارا ظہور لا إلٰہ إلا اللّٰہ ہی کا تو ہے!

لا إلٰہ سے موجودات کی ہر شے کی نفی کر۔
إلا اللّٰہ سے موجودات کے خالق و مالک و معبود کو دیکھ۔
ایک فانی، ایک باقی
یہ جو نظر آتا ہے ـــ فانی

اور جسے تو کسی بھی رنگ میں دیکھ نہیں سکتا
اور جس کے نُور سے ہر شے متحرک و متکلّم ہے ،

فانی

فانی کی نفی کر
باقی کو قائم رکھ۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۳۰

کتاب القدر

کائنات کا ذرّہ ذرّہ اور ہر ذرّہ تقدیر کے تحت مجبور و مقدور ہے۔ کسی کی بھی اپنی کوئی مرضی نہیں ہر کوئی ہر حال و مقام میں تیری تقدیر کا مقدور ہے۔ کسی کی کوئی تدبیر کسی تقدیر کو نہیں روک سکتی۔

دُعا عین تقدیر ہے۔

جس دُعا سے جو تقدیر بدلنی ہوتی ہے، وہ بھی تقدیر میں لکھی ہوتی ہے کہ فلاں وقت یہ بندہ میرے فلاں بندے کے پاس جا کر دُعا کی فرمائش کرے گا اور پھر میں اس کی دُعا قبول کروں گا۔

قیامت تک جو کچھ ہونا ہے، لکھا جا چکا ہے۔

اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

ہم سب، جو کچھ بھی کر رہے ہیں، تقدیر ہی کے
ماتحت کر رہے ہیں اور اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ
چاہیئے۔ نہ اپنی مرضی سے کوئی نیک نصیب ہے
نہ بدنصیب۔ ہر بندہ ہر حال میں ہر وقت تقدیر
کا مقدور۔ اور کسی بندے کا اللہ کی تقدیر پہ خوش
رہنا بڑی سعادت مندی ہے۔

اللہ ربّ العالمین اپنی کائنات کے نظام
کو عین حکمت سے چلا رہا ہے۔
ہر بندہ اللہ کی حکمت کو سمجھ نہیں سکتا۔
بندے کا یہ تسلیم کر لینا کہ "جو، جیسے ہو رہا ہے،
سراسر حکمت پہ مبنی ہے" —— عبدیت کی جان۔
ہر تقدیر کا قادر **قادر المقتدر** ہے،

اور اعتراض، شکوہ، گلہ، عبدیت کی موت اور
اللہ کو ناپسند۔ بندہ جب شکوہ و شکایت
کرتا ہے، گویا اللہ کے کیے کو ناپسند کرتا ہے۔
جسے اللہ کا کرنا پسند نہیں، اور کس کا ہوگا؟
ہمیں کسی بھی بات کی کوئی خبر نہیں کہ کیسے ہونی چاہیے۔
اللہ کو خبر ہے۔ جیسے وہ کرتا ہے، اسی طرح ہونے
میں حکمت و بھلائی ہے۔

کسی بات پہ کوئی اعتراض نہ کر۔ جو بات
جیسے ہوئی، اسی طرح ہونی تھی۔ اللہ ربّ العالمین
نے اپنی مخلوق کو کیسے کیسے حالوں میں رکھا ہوا ہے!
کوئی مومن ہے کوئی کافر، کوئی نیک ہے کوئی بد،
کوئی امیر ہے کوئی فقیر، کوئی تندرست ہے
کوئی بیمار، کوئی طاقتور ہے کوئی ضعیف، کوئی

معزز ہے کوئی ذلیل، کوئی شاہ ہے کوئی گدا،
غرضیکہ ہر بندہ اپنے اپنے حال میں مصروف و
مشغول ہے

* * *

اللہ، اپنی ساری خدائی کا رازق ہے۔ ہر مخلوق
کو درجہ بدرجہ ہر روز روزی پہنچاتا ہے لیکن ایک
سی نہیں۔ کسی کو کم، کسی کو زیادہ۔ کسی کو بہت ہی کم،
کسی کو بہت ہی زیادہ۔ حالانکہ اس کے ہاں کسی
بھی شے کی کوئی کمی نہیں اور نہ ہی وہ بے انصاف ہے۔
اللہ کے حکم کے بغیر، اللہ کی کوئی مخلوق، کسی کو،
کسی بھی قسم کا، کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے نہ ہی نفع
مگر اللہ کے حکم سے اور اتنا جتنا کہ اللہ حکم دے۔
کسی مخلوق کو، کسی مخلوق پہ، کسی بھی قسم کی، کوئی

قدرت اور تصرّف حاصل نہیں مگر اللہ کے حکم سے

اور اللہ کا حکم ہر وقت جاری ہے ہر جا جاری ہے

اور یہ کہ اللہ کے حکم کے بغیر پتہ تک نہیں ہل سکتا، نہ ہی کوئی ذرّہ کسی بھی حرکت پہ کوئی قدرت رکھتا ہے۔ پتا پتا، ذرّہ ذرّہ مجبور و محکوم ہے۔

کسی کی بھی اپنی کوئی مرضی نہیں۔

اللہ مالک الملک، احکم الحاکمین اور قادر مطلق ہے —— اپنے ملک میں جیسے چاہتا ہے کرتا ہے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

جسے جو چاہتا ہے، دیتا ہے۔ جسے جو چیز نہ دے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کبھی دے نہیں سکتا۔

کون و مکان کی ہر شے تیرے ہی قبضۂ قدرت میں مجبور و محکوم ہے۔ تو جو چاہے کرتا ہے، تجھے کوئی

روکنے والا نہیں۔

بادشاہت تیری ہے۔ جسے جو ملا، تیرا عنایت کیا ہُوا ملا۔ تُو جسے چاہتا ہے، اپنی زمین پہ بادشاہ بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، فقیر۔

شاہی اور فقیری تیری ہی دو ضروری چیزیں ہیں۔ جسے چاہا بادشاہ بنا دیا، جسے چاہا فقیر۔ دونوں میں کسی کا بھی کسی بھی امر پہ کوئی اختیار نہیں۔

دونوں بے بس و بے کس ہیں۔ ایک ہی مالک کی مملوک اور ایک ہی قادر کے مقدور۔ جسے جو عزت ملی، تیری طرف سے ملی۔ جسے تو نے ذلیل کیا، ذلیل ہوا۔ عزّت و ذلت دونوں تیری طرف سے ہیں۔ کسی کا کوئی درجہ، منصب اور مرتبہ نہیں، ہر شئے تیری ہی طرف سے ہے۔ تیرا

کوئی ثانی نہیں، کوئی شریک نہیں، تو وحدہٗ لا
شریک ہے اور قادر المقتدر۔

یہ پہاڑ یہ دریا یہ صحرا یہ سمندر، تیرے ہی تو ہیں!
ہر رنگ تیرا رنگ اور ہر رنگ میں تُو پوری طرح
جلوہ گر۔ کوئی بھی شے تجھ سے خالی نہیں۔
کسی بھی شے کا اپنا کوئی وجود و اختیار نہیں اور
کوئی بھی شے کسی بھی امر پہ کسی بھی قسم کی کوئی قدرت
نہیں رکھتی۔ ہر ہستی میں تو، ہر مستی میں تو اور تو ہی تو۔

مَست بولے!

"مست، مستی میں آئے ہوئے ہیں"

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۱۳۱

علم وحکمت

ہمارا دین، ہمارا مذہب، ہماری مِلّت، ہماری تہذیب تمدّن، ہر کسی سے اعلےٰ، افضل، اکمل اور وری الوریٰ ہے اور ہماری ہر تعلیم ہر لحاظ و اعتبار سے مکمّل اور مستحسن ہے۔ ہم کسی بھی علم وفن کے لیے کسی دوسرے کے ہرگز محتاج نہیں۔ ہم ہر قسم کے علم و حکمت کیلیۓ صدّیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ارسطو و افلاطون کا کوئی علم ہمارے کسی علم کی برابری نہیں کر سکتا۔ حکمت ہماری قومی میراث ہے۔ ہر کسی نے ہر علم و حکمت ہمیں سے سیکھی اور ہم نے سب کو سکھلایا۔ ہماری ہر حکمت ارسطو و افلاطون کی ہر حکمت سے افضل ہے۔ ہمارا ہر علم ارسطو و افلاطون کے ہر علم سے افضل، اعلےٰ و نافع ہے۔ ارسطو بے چارہ

شیطان کی پوری گرفت میں محکوم تھا، اس سے عالم گیر حکمت کی کیا توقع کی جاسکتی ہے ؟ جو ذہن ساری عمر اپنے خالق کی توحید کو نہ سمجھ سکا ہم اسے کسی بھی طرح حکیم تسلیم نہیں کر سکتے اس کی علم و حکمت کا چرچا مغربی تعصب اور فرنگی کا پُرفریب جال ہے۔ وہ اسے بنا سنوار کر اس انداز میں لایا کہ کوئی بھی اسے سمجھ نہ سکا۔ اس کی ساری باتوں کو جمع کرو اور دیکھو کہ اس کی کون سی بات ہماری کس بات سے اعلیٰ و افضل ہے۔ ایک بھی نہیں اور کوئی بھی نہیں۔ اس کا کوئی علم، کوئی حکمت، کوئی قول اور کوئی فعل ہمارے کسی علم و حکمت اور قول و فعل کو مات نہیں کر سکتا۔ اس کی کسی علم و حکمت کو اسلام میں کوئی دخل نہیں اور ہمیں اپنی علم و حکمت پر بے حد ناز ہے۔ اس نے

ہماری خاک برابری کرنی ہے، جو اپنے خالق کو نہ
پہچان سکا، کسی کو کیا علم و حکمت کا درس دے گا؛
ہم اپنے دینِ اسلام کے علم و حکمت کی عالم گیر برتری
کے دعویدار ہیں ۔

دوسرا کوئی ایسا دعویدار نہیں ہو سکتا ۔

فرمایا جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے :
" میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے ۔"
" میں حکمت کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے .. "
ہم ہر قسم کے ہر علم و حکمت کے لیے کُلیتاً مولائے علی
کرم اللہ وجہٗ کی طرف متوجّہ ہوتے ہیں

——— شہر میں جو بھی داخل ہُوا، دروازہ
سے گزر کر ہُوا ۔ پھر کون سی بات ہمیں علم و حکمت
کے اس دروازے سے گزرنے نہیں دیتی ۔ ؟

ہمارا اپنا مذہبی اختلاف ہمیں لے بیٹھا ! ہم اس طرح فرقوں میں بٹے کہ حقیقت سے دُور جا پڑے۔ !

ارسطو و افلاطون کی حکمت کی اشاعت کی گئی اور وسیع پیمانے پہ کی گئی اور ہم اپنی حکمت کی تبلیغ و تشہیر کے لیے کبھی متحد نہ ہوئے ورنہ ہم اپنی علم و حکمت کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیتے اور ساری دُنیا میں ہماری علم و حکمت کا "سکہ" چلتا۔

ارسطو بیچارے نے ریاست و امارت پہ ہماری کیا رہنمائی کرنی ہے، عمر و علی رضی اللہ عنہما نے کر کے دکھا دی۔ عمر رضی اللہ عنہٗ نے عدل اور علی کرم اللہ وجہہ نے فقر میں شاہی کر کے دکھا دی۔ اور اُن رضؓ کا کسی نے نام بھی نہیں لیا۔

اسلاف رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنے والوں کی بدولت اسلام کی عظمت کو بڑی ٹھیس پہنچی اور مغربی اقوام نے اس نفاق سے بڑا فائدہ اُٹھایا۔

ہمارے نونہال عمر و علی رضی اللہ عنہما کی خلافت سے پورے واقف نہیں ورنہ ارسطو کا نام تک نہ لیں۔

اللہ کرے ارسطو کا فلسفہ ختم ہو اور ہم اس کا ایسا خاتمہ کریں کہ پھر کبھی ہماری درسگاہوں میں داخل نہ ہو

انگریزی ہماری قومی اور ملکی زبان نہیں، بیرونی اور غیر ملکی زبان ہے۔ ہمیں اس زبان سے کیوں اتنی دلچسپی ہے کہ ہم اس ملک میں صرف اسے تعلیم یافتہ قرار دیتے ہیں جو انگریزی پڑھا ہو۔ کوئی دوسرا اگرچہ ساری دُنیا کے علوم جانتا ہو، ایک انگریزی نہ جانتا ہو، اسے اس مُلک میں تعلیم یافتہ تصور نہیں

www.qurukhsar132.com

کیا جاتا۔ افسوس، صد افسوس، حالانکہ علم و ادب کے اعتبار سے پہلا نمبر عربی دوسرا فارسی اور تیسرا اُردو کا ہے اور انگریزی کوئی فصیح زبان بھی نہیں۔ پاکستانی طلبہ کو سمجھانے کے لیے جو بھی کچھ لکھا جائے، اُردو میں لکھا جائے نہ کہ انگریزی میں۔ جب کہ بہت کم جیّد علماء انگریزی جانتے ہیں، ارسطو و افلاطون کی تعلیمات ہمارے نصاب میں کیوں داخل ہیں؟ اس کی بجائے تیرے عمر و علی رضی اللہ عنہما کی علم و حکمت کیوں تیری دُنیا میں رائج نہیں؟ بچے بیچاروں کو دین کا کیا پتہ، جس طرف بھی لگاؤ گے لگ جائیں گے۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہاں دین کی تعلیم کو ضروری نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی اس طرف کوئی توجہ دی جاتی ہے جبکہ دُنیاوی علوم حاصل کرنے

کے لیے کس اہتمام و ذوق سے سکولوں میں بچے بھیجے جاتے ہیں! باپ کی ساری کمائی بچّوں کی تعلیم پہ خرچ کردی جاتی ہے۔ سکول سے کالج اور کالج سے انگلستان بھیجے جاتے ہیں خواہ زمین بیچنی پڑے اور اگرچہ وہاں جاکر جو چاہے کھائے اور جو چاہے کرے۔ عمر کا بہترین حصّہ تحصیلِ علم میں صرف ہوجاتا ہے اور اُس کا حاصل؟ چند سو یا چند ہزار روپے ماہوار، بے دینی اور اللہ سے دُوری۔

اور **دین** کا صحیح علم حاصل کرنے کا حاصل: ہمیشہ کی سرداری، سرمدی حضوری اور فارغ البالی۔ اگر اس اہتمام سے بچے دینی درسگاہوں میں بھیجے جاتے، کایا پلٹ دیتے۔ دین کی بڑی سے بڑی درسگاہ کا دُنیا کی چھوٹی سے

چھوٹی درسگاہ کے برابر بھی نظم و نسق نہیں، نہ نصاب
نہ اساتذہ، نہ آمدنی نہ دیکھ بھال اور نہ ہی اس
کمی کی کوئی پروا۔ پھر کیونکر کوئی ترقی ہو؟

اپنے علم پہ عمل کرو۔ عمل دین کا ستون ہے،
ستون نہیں تو چھت بھی نہیں۔ اس ستون کو قائم کرو
ہمارے موجودہ علم کا حاصل لذت ہے، زینت
ہے، راحت ہے اور شہرت ——— اور
یہ چاروں جب بھی کہیں اکٹھی ہوئیں، کچھ بھی نہ رہا۔
نہ زُہد، نہ تقویٰ، نہ سوز، نہ گداز
زندگی ایک بوجھ بن گئی اور جینا دشوار ہو گیا۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم یا ذالجلال والاکرام!
ہمیں اپنے علم پہ عمل کی توفیق بخش۔
یا حی یا قیوم آمین

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٩١٣٢

تعلیم الاسلام
تبلیغ الاسلام
تعظیم الاسلام

و- جو کچھ اللہ کی کتاب قرآنِ کریم اور سُنّتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے تعلیم الاسلام ہے

و- دینِ اسلام کا جو علم جسے آتا ہو، اس کا دوسروں تک پہنچانا اور غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینا تبلیغ الاسلام ہے

و- اپنے دینِ اسلام کے ہر اصول و حکم کو دیگر مذاہب کے ہر اُصول و حکم سے اعلے، ارفع، افضل، اکرم و اعظم تسلیم کرنا تعظیم الاسلام ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین یاحی یاقیوم

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۳۲

دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ

اور اختلافی مسائل

دین ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے پاس دُنیا کی ہر شے ہو — جاگیر ہو، باغات ہوں، محلات ہوں، سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوں، دنیا پہ حکومت کرتا ہو، لیکن دین نہ ہو — گویا اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور اگر کسی کے پاس دُنیا کی کوئی بھی شے نہ ہو، یہاں تک کہ رہنے کو گھر تک نہ ہو، لیکن دین ہو، اس کے پاس گویا ہر شے ہے۔

دین ہر شے کی کمی کو پورا کرتا ہے لیکن دین کی کمی کو کوئی بھی شے پورا نہیں کر سکتی۔

www.darulfurqan434.com

دین کے بغیر ہماری دُنیا ایسے ہے جیسے کوئی اُجڑی ہوئی بستی لیکن دُنیا کے بغیر دین ایک سدا بہار باغ ہے۔

اسی طرح اگر کسی کے پاس دین کی ہر شے ہو اور حضورِ اقدس و اکمل و اکرم و اجمل اطیب و اطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو اس کے پاس بھی گویا کچھ نہیں۔ ایمان کی تکمیل حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پر موقوف ہے۔ جسے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے جتنی محبت ہو گی، اس کا اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔

دین کیا ہے؟

۱۔ ایمان باللہ

۲۔ محبتِ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

۳۔ صالح عمل

صالح عمل کے لیے ایمان اور ایمان کے لیے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت درکار ہے۔

جب تک کسی کو حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں اور جس کا ایمان کامل نہیں اس کا صالح عمل درجۂ قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتا۔

و۔ ایمان ہر صالح عمل کا بنیادی ستون ہے

صالح عمل کا ہونا ایمان پہ موقوف ہے اور ایمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پر۔

دنیا میں ہر قوم کے لوگ رفاہِ عامہ کے لیے بہت کچھ کیا کرتے ہیں مثلاً غربا کے لیے خیراتی ہسپتال کھولا کرتے ہیں، بیواؤں اور مساکین و یتامیٰ کیلئے سرائیں

بنواتے اور لنگر تقسیم کرتے ہیں وغیرہ۔

چونکہ وہ ایمان کی دولت نہیں رکھتے، انہیں اُن نیک کاموں پہ خرچ کرنے کا بدلہ اللہ دُنیا ہی میں چُکا دیتے ہیں اور آخرت صرف ایمان والوں کے لیے ہے۔

کسی صالح عمل کی قبولیت کے لیے ایمان ضروری ہے اور ایمان کی تکمیل کے لیے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے محبّت ضروری ہے ورنہ اگر کسی کو اُن سے محبّت نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں اور جس کا ایمان کامل نہیں، اس کا کون سا عمل صالح ہے؟

ایمانِ کامل — صالح عمل کی جڑ اور باقی تمام اعمال اس کے برگ و بر ہیں۔

۹۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت کے

بغیر نہ ایمان کوئی رنگ لا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی صالح عمل ۔

ہمارے سامنے شیطان لعین کی زندگی کی ایک زندہ مثال ہے۔

شیطان کا اللہ تبارک و تعالیٰ پہ قوی ایمان تھا اور اس کے تمام اعمال صالح تھے۔ اس نے اپنے رب کی ہزاروں برس شب و روز ایسی عبادت کی کہ اللہ رب العالمین نے اسے جن سے فرشتہ اور فرشتے سے فرشتوں کا معلم بنا دیا۔ اس کے پاس ہر شے تھی، میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ تھی، اسی لیے راندۂ درگاہ ہوا۔

اگر حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا مداح و شیدائی ہوتا، کبھی مردود نہ ہوتا۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اسکا ایمان (مکمل) نہیں جسکو اُن (حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم) سے مُحبّت نہیں۔

- یہ دُنیا ناپائیدار، فانی اور چند روزہ مہمان ہے دُنیا اور اسکی ہر شے نظر ہی کا ایک فریب ہے۔ یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا ہے۔ یہ دُنیاوی زندگی ہماری آخرت کی کھیتی ہے۔ جو یہاں بوئیں گے، وہی وہاں کاٹیں گے۔

- جس طرح ہر آدمی ہر مجلس میں داخل نہیں ہو سکتا، ہر کسی کو ہر جا جانے کی اجازت نہیں ہوتی، ہر مقرر ہر مجمع میں تقریر نہیں کر سکتا، ہر گوّیا ہر محفل میں گا نہیں سکتا، اسی طرح جو بندہ جس کام کے لیے بھیجا گیا، وہی اس نے کرنا ہے۔ لوہار کپڑا نہیں

بُن سکتا، جوتا بنانے والا کبھی تیغ و سپر نہیں بنا سکتا۔

ہر کوئی ہر کام نہیں کر سکتا۔

اللہ جسے چاہتا ہے، اپنے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے چُن لیتا ہے اور کسی کا دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے چُنا جانا، زندگی کی کامیابی کی حد ہے۔

دینِ اسلام کو میری ضرورت نہیں۔ دین میرے بغیر بھی مکمل و اکمل ہے البتہ مجھے دینِ اسلام کی ضرورت ہے کہ یہی تو میری ایک میراث ہے۔ زہے قسمت مجھے عطا ہو اور اسے اللہ کے سوا کوئی عطا نہیں کر سکتا۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت۔

یعنی جسے جتنا آتا ہو دوسروں تک پہنچائے۔

اللہ نے اپنے دین کے احکامات سنانے کیلئے ایک لاکھ سے زائد رسول اس دُنیا میں بھیجے۔

رسالت کا سلسلہ ہمارے حضورِ اقدس و اکمل و اکرم و اجمل و اطیب و اطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ختم ہو چکا۔ اب کسی رُسول نے نہیں آنا۔ ہم نے اور آپ نے مِل جل کر تبلیغ کے اس کام کو قیامت تک جاری رکھنا ہے اور اپنے حبیب اقدس و اکمل اکرم و اجمل اطیب و اطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو گھر گھر اور ہر گھر تک پہنچانا ہے

اسلام کی دعوت و تبلیغ کرنے والے کے لیے یہ چیزیں ضروری ہیں۔

۱۔ عزم بالجزم

تبلیغ کی کامیابی مبلّغ کے عزم بالجزم پہ موقوف ہے

تبلیغ مُشکل نہیں، مُبلّغ کا ملنا مُشکل ہے۔

مثلاً مبلّغ سچے دل سے اپنی زندگی دینِ اسلام کی تبلیغ کے لیے وقف کرتا ہوا کہے کہ دُنیا میں صرف برائے نام رہوں گا، اوسط درجے کا کھانا کھاؤں گا، معمولی کپڑا پہنوں گا صرف تن ڈھانپنے کے لیے، اور معمولی سے گھر میں رہوں گا اپنی گزر اوقات کے لیے کوئی معمولی سا کاروبار کروں گا جس سے یہ کام چل سکے۔ باقی اپنا سارا وقت ساری قوّت اور ذہانت دین کی تبلیغ پہ خرچ کروں گا۔

۲۔ طلبِ صادق

یہ فیصلہ بھی مبلّغ سچے دل سے کرے کہ میں تبلیغِ اسلام کے سوا کسی اور شے کا طالب نہیں مبلّغ اپنا قیمتی وقت

غیر ضروری اور غیر اختیاری اُمور میں صرف نہ کرے۔

نہ ان کا حکم دیا گیا ہے اور نہ ہی یہ تیرے بس میں ہیں اور نہ ہی تیرے لیے ضروری۔

دین کا اصل ستون، جس پہ دین کی عمارت قائم ہے، سنتِ مطہرہ کی اتباع اور تبلیغ ہے۔

انوارات کی تصدیق ہر کسی کو ممکن نہیں۔

شیطان طرح طرح کے دھوکے دیتا اور رنگا رنگ شکلوں میں نمودار ہو کر غلط رہنمائی کرتا ہے۔

جو انوارات کتاب و سُنّت کی تائید میں ہوں، حق ہیں۔

جن انوارات کی کتاب و سنّت تصدیق کریں حق ہیں ——— باقی سب خرافات

ان میں مت الجھ اور جس کام کا حکم دیا گیا ہے، کر۔ اسی طرح جن باتوں سے منع کیا گیا ہے، خود باز

رہ اور لوگوں کو بھی باز رہنے کی تلقین کر۔

ہمارے پاس دین کا علم باقی ہے، عمل باقی نہیں۔
فقر کا نام باقی ہے، کام باقی نہیں۔
اسلام اپنی اشاعت کے لیے نمونہ مانگتا ہے، محض تقریر
کسی کام کی نہیں۔ ہمارے پاس عمامہ ہے، جبّہ ہے،
عصا ہے، تسبیح ہے، کشکول ہے،
نام ہے، خطاب ہے، نہ ذکر ہے نہ طاعت
جس دُنیا سے دُور رہنے کی تعلیم پہ مامور تھے،
خود اسی میں اُلجھ گئے اور اُلجھے بھی ایسے کہ نکلنا
ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ہم سب شب روز جھوٹ، چغلی، غیبت اور
بُرائی میں مصروف ہیں۔ کسی کا حال و مقام دیکھا نہیں
جاتا۔ پرلے درجے کے حاسد اور دنیا کے مال پہ فدا۔

دین اسلام کے معاملے میں تو ہماری ایک دوسرے سے ایسی ضد ہے کہ حد سے گزر گئ۔ دن رات ایک دوسرے پہ تنقیدیں کرتے نہیں تھکتے۔

بندہ دُنیا میں چند روزہ مُسافر ہے، کیا بنے گا اور کیا کرے گا؟ بننا تو بندہ چاہیئے اور بندہ ہر حال میں بندہ ہی رہتا ہے۔

ہمارے پاس عمل ہے، استقامت نہیں۔
جدوجہد ہے، استقلال نہیں۔

گویا کچھ بھی نہیں۔

۳۔ توکل

اللہ کے لیے اللہ کے توکل پہ اللہ کی راہ میں نکلے۔ اللہ کے دین اسلام کا مبلّغ اللہ کی راہ میں عمر بھر کے لیے نکلے، پھر جیتے جی کسی دنیاوی کام میں مشغول نہ ہو۔

جو یہ نہیں کر سکتا اور جسے اہل و عیال کے نان و نفقہ
کے لیے کاروبار ضروری ہے، مختصر سا کام کرے اور
جو وقت باقی بچے، دینِ اسلام کی تبلیغ پہ صرف کرے۔
کشتی صرف اتنی ہی دیر پانی کی سطح پہ تیر سکتی ہے
جب تک پانی اس کے اندر داخل نہ ہو۔ جونہی
اس میں پانی داخل ہوا، اسے لے ڈوبا۔

کشتی کی سلامتی اسی میں ہے کہ پانی کی ایک بوند
تک اس میں نہ آئے۔

یقیناً جو محض اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں
نکلتا ہے، دہر کا کوئی حادثہ اسے کبھی کہیں
جانے سے روک نہیں سکتا۔

اللہ ہر وقت ہر حال میں اس کے ساتھ
ہوتا ہے اور اللہ کی کوئی مخلوق یہ جرأت نہیں

کر سکتی کہ اللہ کی راہ میں چلنے والے کی راہ میں رکاوٹ بنے۔ فطرتِ انسانی کا خاصہ ہے کہ ہر راہی راہ میں ساتھی کا متلاشی ہوتا ہے۔ اگر کوئی راہی پیچھے آتا ہو تو رُک کر اسے ساتھ ملا لیتا ہے اور اگر کوئی آگے جاتا نظر آئے تو جلدی جلدی چل کر اُس سے جا ملتا ہے تاکہ سفر میں آسانی ہو۔ راہی جب کسی ساتھی کو پا لیتا ہے، خوش ہوتا ہے۔ اس سے بڑی باتیں کرتا ہے کہ تو کہاں سے آیا اور کہاں جائے گا۔ پھر ایک دوسرے سے متعارف ہو کر محبت بھری باتیں کرتے چلتے رہتے ہیں حتیٰ کہ دونوں کا سفر بخیر و آرام گزر جاتا ہے۔ راہ میں راہزن کا بھی ڈر نہیں رہتا اور ایک دوسرے کے کئی کام بھی آتے ہیں۔ منزل پر پہنچ کر اپنا اپنا پتہ بتاتے ہیں اور

دوبارہ ملنے کی تمنا لے کر ایک دوسرے کو خیر باد کہتے ہیں۔

یہ ایک معمولی راہ کے راہیوں کا حال ہے۔

تم اللہ کی راہ کے راہی ہو۔ یہ راہ بہت بڑی بہت لمبی، بہت کٹھن اور پُر خطر ہے، اس کے باوجود تم کسی ساتھی کو ساتھ ملانا تو درکنار، دیکھنا تک پسند نہیں کرتے۔ کسی کو ایک دوسرے سے اُنس و محبّت نہیں، نہ ہی کوئی ہمدردی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام راہی راہ میں بھٹکتے پھر رہے ہیں ورنہ اگر ایک دوسرے سے مل کر چلتے، آرام سے بے خوف و خطر منزلِ مقصود تک جا پہنچتے۔ یہ سب اختلافات ہی کا نتیجہ ہے۔ ہم نے ہر شے بدلی ـــــ لباس بدلا،

انداز بدلا، طرز بدلی **لیکن** دل نہیں بدلا
یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی کہیں نہیں پہنچ سکا، سب کے سب راہ ہی میں ڈھوسے لگاتے پھرتے ہیں۔

۴: متحمّل مزاجی

دین اسلام کے مبلّغ کی سب سے بڑی خصلت متحمّل مزاجی ہے۔

اپنا فرض نہایت متحمّل مزاجی سے ادا کرے اور کبھی غضبناک نہ ہو۔

بحث مباحثہ کبھی نہ کرے۔ کسی بھی مسئلہ پر بحث نہ کرے۔ دین کے سیدھے سادے احکام لوگوں تک پہنچائے۔ اختلافی مسائل بروئے کار ہرگز نہ لائے۔ کوئی کچھ کہے۔ سُنے اور قرآن و حدیث کے عین مطابق جواب دے۔ نہ کسی سے اپنی تعریف

سُن کر خوش ہو نہ بُرائی سن کر رنجیدہ۔
خوب یاد رکھ! یہ دونوں نفس ہی کی چیزیں ہیں۔
ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہے، اللہ کو راضی کرنے
کے لیے کرنا ہے نہ کہ بندوں کو۔
بندہ بندے کو راضی نہیں کر سکتا۔ ایک کو
راضی کرے گا تو دوسرا ناراض ہو جائے گا۔ ہمیں
کسی کو بھی منانے کی ضرورت نہیں، سنانے کی ضرورت
ہے۔ سنانا فرض تھا، سُنا دیا۔
جو تو کہتا ہے، اللہ سُنتا ہے۔
جو کرتا ہے، اللہ دیکھتا ہے۔
جو سوچتا ہے، اللہ جانتا ہے۔
سوچ کر بول
سمجھ کر کر ادد

غور سے سوچ

اپنی طرف سے کچھ مت کہہ

مُبلّغ دینِ اسلام کی معروف بات لوگوں کو
سُنائے اور ہر بات میں محتاط رہے

اگر کوئی اسے ایسی ویسی بات کہے تو خاموش
رہے، کوئی جواب نہ دے۔

صبر سے سُنے اور ایسے رہے گویا کسی نے کچھ
کہا ہی نہیں۔

شب و روز ذکرِ الٰہی میں محو و منہمک رہے
اور اپنے ہر معاملہ میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو
اللہ کی قسم! اللہ کے سوا کسی کے بھی قبضۂ قدرت
میں کوئی شئے نہیں۔

اللہ مالک الملک قوی العزیز ہے اور اس کے

حضور ہر شے ذلیل و زبوں ہے۔

آکی ہر مخلوق قدر کی مقدور اور کسی بھی معاملہ میں کسی بھی قسم کی کوئی قدرت نہیں رکھتی مگر اس کے حکم سے اور فقط اُس کے حکم سے آپ کا کام امر بالمعروف اور نہی عَنِ المنکر ہے۔

امر و نہی اور یادِ الٰہی کے سوا تجھے کسی بھی امر پہ کوئی قدرت و تصرّف حاصل نہیں۔

امر و نہی اور یادِ الٰہی کے لیے بھی بندہ توفیقِ الٰہی کا محتاج ہے۔

ہر کسی کے لیے دین کے اوامر و نواہی کافی ہیں۔ دین مکمل ہو چکا۔ دین کی تکمیل کا اعلان ہو چکا۔ کوئی ایسی بھلائی باقی نہیں رہی جس کا حکم نہیں دیا گیا۔

اسی طرح بُرائی بھی کوئی باقی نہیں جس سے منع
نہیں کیا گیا۔

دینِ اسلام خیر خواہی اور نصیحت کا دوسرا نام ہے
یہ موجودہ اختلافی مسائل، جو دین کی درسگاہوں کے
نصاب میں پوری طرح شامل کر لیے گئے ہیں
نہ خیر خواہی ہے نہ نصیحت۔

ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے والے
اصحاب ایک دوسرے کی خیر خواہی کیونکر کر
سکتے ہیں۔ ؟

ان اختلافی مسائل کے بغیر بھی دین مکمل ہے
اس میں کوئی کمی نہیں۔ اگر ان باتوں کا حکم نہیں دیا گیا
تو ان سے منع بھی تو نہیں کیا گیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دین صحیح

دین تھا۔ کسی میں بھی اور کسی بھی بات پہ کوئی اختلاف نہ تھا۔ سب کے سب ہر وقت اللہ کی طاعت میں لگے رہتے تھے۔

ہم اللہ کے ذکر و طاعت کی بجائے اللہ کے بندوں کے نقائص تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ کیا یہ اسلام ہے؟

ائمہ کرام ایک دوسرے سے اس طرح پیش نہیں آیا کرتے تھے جیسے کہ ہم آپس میں آتے ہیں۔ پھر ہم کیونکر اُن کے مقلد کہلا سکتے ہیں۔؟

ہم تو ساری دنیا کو دینِ اسلام کا پیغام سناتے ہیں جب اہلِ علم حضرات ہی ایک دوسرے سے ایسی نفرت کرنے لگیں جسے سُن کر دین کا ذوق رکھنے والے نوجوان کانوں پہ انگلیاں دھر جائیں تو پھر کن کو اور کیا دین سکھلائیں گے؟

ایک اختلافی عبارت کی مثال ایسے ہے جیسے دودھ سے بھرے ہوئے مٹکے میں سرکہ کی ایک بوند گرا دینا۔ کھٹائی کی ایک بوند سارے دودھ کو جما دیتی ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے:

میرے زمانے کے لوگ تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہیں، پھر ان کے بعد والے، پھر ان کے بعد والے۔

واضح ہو کہ حضور اقدس واکمل اکرم واجمل اطیب واطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہترین تھا۔ کسی کو بھی کسی بھی بات پر کوئی اختلاف نہ تھا۔ پھر اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ آیا۔ اس میں بھی ایک دوسرے سے کسی بات پر اتنا بڑا اختلاف نہ تھا۔ اس کے بعد اماموں کا زمانہ آیا اور ساتھ ہی اختلافات شروع ہوئے۔ یہ اختلافات بھی بہت ہی معمولی قسم کے تھے یعنی طہارت وغیرہ

(فقہی معاملات) کے متعلق جن باتوں پہ ہم آج ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں، ان تینوں ملکوں میں ان پہ کسی نے بھی کچھ نہیں کہا۔ یہ تمام کے تمام اختلافات اس صدی کے چند بزرگانِ دین کے مابین خط و کتابت کا حاصل ہیں۔ ورنہ اگر اس خط و کتابت کو نہ چھیڑا جاتا تو شاید یہ اختلافات اتنی شدّت سے نہ اُبھرتے۔

یہ اختلافات باتیں کرُیدنے کا حاصل ہیں۔

جس طرح اللہ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کو ایک بیل ذبح کرنے کا حکم دیا تھا، چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ ایک بیل قربان کر دیتے مگر جب انہوں نے بیل کی بابت پوچھنا شروع کیا، شرائط میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔

اسی طرح ہم نے جب دین کی چھوٹی چھوٹی باتوں

میں بہت ہی زیادہ اور غیر ضروری باریک بینی شروع کی، رائے کا اختلاف بڑھتا گیا حتیٰ کہ نوبت بہ اینجا رسید۔

و۔ اللہ تبارک تعالیٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام جسے چاہتے ہیں اپنے دینِ اسلام کا صحیح فہم عنایت فرمایا کرتے ہیں۔

فہم کے مدارج بھی مختلف ہیں ہر کسی کو ایک سا فہم نہیں دیا جاتا۔

آئمہ کرامؒ تحقیقاتِ اسلامیہ کے بانی اور سب کے سب اللہ سے اعلیٰ درجہ کے فہم یافتہ تھے، پھر بھی ایک ہی بات پہ چاروں نے اپنے اپنے فہم کے مطابق مختلف فیصلے کیے اور یہ بالکل فطری بات ہے۔ آئمہؒ کے مابین اصول میں کوئی اختلاف نہیں اور کسی کو بھی نہیں،

معاشرتی معاملات کی تشریح و تعبیر میں اختلاف ہے اور یہ شروع ہی سے چلا آ رہا ہے۔ اسے کوئی دور نہیں کر سکا۔ جس بات پہ آئمہ کرامؒ متفق نہ ہو سکے، ہم اور آپ کیونکر ہو سکتے ہیں ؟

حضرت علامہ ابن قیمؒ کی کتاب "الروح" اس امر کی شاہد ہے کہ آپ بلاشبہ صاحبِ باطن اور اپنے زمانے کے صاحبِ فضل و کمال بزرگ تھے اس کے باوجود اپنے مسلک سے بال برابر بھی پیچھے نہ ہٹے اور حسبِ قدیم دستور اپنے مسلک پہ ثابت اور قائم رہتے ہوئے بھی بہت کچھ لکھ گئے۔ اسی طرح ہر کوئی اپنے اپنے مسلک پہ جما رہا۔ جسے جیسا فہم عنایت ہوا، اسی کے مطابق اس نے اپنا مسلک قائم رکھا۔ ہر قسم کا فہم جو اللہ کی طرف سے بندوں

کو عنایت کیا جاتا ہے، اللہ کو مقبول ہوتا ہے۔

دین کو سمجھنے کے لیے محض اکتسابی علم کافی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ فہم و فراست، فراخدلی اللہ کے لیے جینا اور اللہ کے لیے آپس میں محبت لازم و ملزوم ہیں۔

• دین کی خدمت کرنے والی کسی شخصیت یا درسگاہ کے خلاف کوئی برا خیال دل میں نہ لایا کرو اور اللہ سے ڈرا کرو۔

لوگوں کے درجات کا جائزہ لینے والو اپنے احوال کا جائزہ لو، تم سے تمہارے بارے میں پوچھا جائیگا، دوسروں کے بارے میں نہیں۔

اللہ کے جن بندوں کو بڑے بڑے القابات سے نوازتے ہو، یقیناً ہم میں سے کوئی بھی

www.darulihsan792.com

کسی بھی طرح ان کی برابری نہیں کر سکتا۔

———— وہ اللہ کے مقبول بندے
تھے۔ اگر وہ مقبول نہ ہوتے، اللہ ان سے اپنے
دینِ اسلام کی خدمت نہ لیتا۔

دین کی خدمت کوئی معمولی بات نہیں!

اللہ ہی اپنے بندوں کے حال و مقام سے پوری طرح
واقف ہیں، کوئی دوسرا نہیں۔

جن کی شان میں کیسے کیسے نازیبا کلمات بولے
جاتے ہیں، بیشک اپنے زمانے کے بہت ہی
مقبول بزرگ تھے۔ کوئی دوسرا دین کی اتنی خدمت
نہیں کر سکتا، جتنی انہوں نے کی۔ ساری عمر دینِ
اسلام کی خدمت میں گزاری۔ جس بھی بات کو لیا،
تہہ تک پہنچا دیا۔

ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خامی ہوتی ہے۔ اللہ غفور رحیم
ہے، ہر کمی کو پورا کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بھائی بھی بھلا بھائی کو
برا بھلا کہا کرتے ہیں ؟
ان کی شان میں خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیئے نہ
کہ یہ کہ قبروں میں بھی انہیں آرام سے رہنے نہ دیں۔ !
جس دین کی انہوں نے خدمت کی، وہ انہیں کبھی
فراموش نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی اپنی قبروں میں بھی
زندہ ہیں، ہمارے سینوں کی بے نوری ہی ان
نازیبا کلمات کا موجب ہے۔

و۔ یہ دین اللہ کا ہے اور اللہ اپنے دین کا والی و
محافظ ہے۔

دین کے مطلب کی کوئی بھی شے دُنیا کے پاس نہیں اور دُنیا کے مطلب کی ہر شے دین کے پاس ہے۔

دین کسی بھی معاملہ میں دنیا کا محتاج نہیں اور دُنیا ہر معاملہ میں اور ہر دو جہاں میں دین کی محتاج ہے۔ دین دین ہی کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے، دُنیا کی طرف نہیں۔

دین باقی ۔ دُنیا فانی

دین کبھی دُنیا کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔

و۔ ہم اللہ کا ذکر و طاعت کرنے آئے ہیں اور اس کا پرچار کرنے، ہمارا کام دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ ہے نہ کہ دعوت و تبلیغ کرنے والوں پر تنقید۔

یہ اختلافات فروعی ہیں، بنیادی نہیں۔

اُصول میں کوئی اختلاف نہیں اور کسی کو بھی نہیں۔

ان اختلافات کو ختم کر ڈال اور متحد ہو جا۔

ساری اُمت ایک ہے، اُمت کو ٹکڑے ٹکڑے
مت کر۔

اللہ کے دینِ اسلام کو دُنیا کے کونے کونے میں
پھیلانے کے لیے متحد ہوجا اور رضرد ہوجا۔

اتحاد اسلام کی جان ہے اور اتحاد کا حامی
اسلام کا حامی ہے اور اسلام کا حامی صحیح مُسلمان ہے۔

۵۔ دین کے ہر معاملہ میں اللہ کے حبیب اقدس
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کی رہنما ہو۔

و۔ حضورِ اقدس واکمل، اکرم واجمل، اطیب واطہر
روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی بندے کو اللہ کے
حضور میں حاضر ہونے اور شرفِ قبولیت پانے
آداب واحکام سکھلا سکتے ہیں اور یہ بندوں پہ
اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے

حبیبِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بارگاہ تک پہنچنے کی راہ کا رہنما بنایا ورنہ نہ معلوم ہم کہاں کہاں بھٹکتے پھرتے۔ گویا ہر کوئی ہر وقت اور ہر حال میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا محتاج ہے اور کوئی اُن کی تعلیمات سے مستغنی نہیں اور نہ ہی کوئی اُنؐ سے بے نیاز ہو کر بے نیاز (اللہ) کے حضور میں نیاز مند ہو سکتا ہے۔

اُنؐ کی محبت کے بغیر یہ زندگی کسی بھی کام کی نہیں۔ اُنؐ کو پا کر ہی اللہ کو پایا۔ جس نے اُنؐ کو نہیں پایا، اللہ کو بھی نہیں پایا۔

محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ ہر انسان میں کسی نہ کسی شکل میں ضرور پایا جاتا ہے کسی کو مال و دولت سے محبت ہوتی ہے، کسی کو قدرتی مناظر سے،

کسی کو خوبصورت جانوروں سے، کسی کو اولاد سے، کسی کو والدین سے .... ماں کو بچے سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے اور بچہ جب بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے ماں کی محبت شفقت غیر شعوری طور پر ضرور یاد آتی ہے اور وہ "ہائے ماں" کہہ دیتا ہے اگرچہ اس کی ماں فوت ہو چکی ہو۔

- سرکارِ دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو ورای الوریٰ ہے۔

* * *

محبت کوئی عقلی چیز نہیں، اللہ کا پیدا کیا ہوا ایک لطیفہ ہے جو انسان کے دل پر اُترتا ہے۔

اور اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے محبت دلوں کو ملا دینے والی ایک کشش ہے۔ محبت کا مقام اطاعت سے بھی زیادہ ہے اگر محبت حقیقی معنوں میں ہو تو اطاعت خود بخود ہو جاتی ہے مگر اطاعت بغیر محبّت کے بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً کسی کا کوئی نوکر ہے وہ اپنے آقا کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسے اپنے آقا سے محبت ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آقا کے حکم پہ عمل تو کرتا ہو لیکن کسی دوسرے کے پاس جا کر اس کی بے ادبی کرتا ہو۔

اللہ نے ایک جگہ قرآنِ کریم میں حکم دیا:

اللہ کی اطاعت کرو　　(النسآء : ۵۹)

دوسری جگہ فرمایا :

مومن اللہ سے شدید محبّت کرنے والے ہیں (البقرہ: ۱۶۵)

معلوم ہوا کہ اطاعت اور محبّت علیحدہ علیحدہ دو مقام ہیں۔

محبت تو دلائل کی بھی محتاج نہیں، پھر حب اللہ کے محبوب محمّد مصطفےٰ (حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم) کی ہو ـــــ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اللہ کا نور) ہوگیا دو کمانوں کی طرح اور (اللہ اور حضورِ اقدس صلے اللہ وسلم کے) درمیان کوئی فاصلہ باقی نہ رہا۔

نیز حدیثِ قُدسی میں فرمایا :

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

کیا اب بھی کوئی کمی باقی ہے؟ ہرگز نہیں

اُن پہ ایمان لانے والوں کو ایسا گمان بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ مولائے کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہی تو یہ ساری کائنات بنی !

وہ نہ ہوتے، کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ یہ زمین ہوتی نہ آسمان، نہ میں ہوتا نہ آپ۔ اللہ آپ کو فہم عنایت فرمائے اس مِٹّی میں اُنہیں کا نور جلوہ گر ہے۔ ہر جگہ حاضر و ناظر۔ کوئی بھی جگہ اُن کے نور سے خالی نہیں۔ اُن کی مُحبّت ہی تو اس زندگی کا حاصل اور ایمان کی تکمیل ہے۔

اُن کی مُحبت ہی ہر نیکی کی جڑ اور ہر بدی کی بیخ کنی ہے پس ہمیں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت کرنی چاہیئے۔ ذات کے ساتھ ہی سب کچھ وابستہ ہوتا ہے۔ اسم بھی ذات

کا ہوتا ہے، صفات بھی ذات کی ہوتی ہیں اور عمل بھی ذات کا ہوتا ہے۔

جب ہم اسم کو یاد کرتے ہیں تو اسم کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں۔ جب صفات کو یاد کرتے ہیں تو صفات کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں اور جب عمل کرتے ہیں تو عمل کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں۔

ذات کی یاد ان سب سے آگے ہے یہ تینوں چیزیں ذات کی یاد کے ماتحت ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی یاد میں کئی سال روتے رہے، وہ ان کی ذات سے محبت تھی نہ کہ اعمال سے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے، کبھی نہ کرتے اللہ تعالیٰ انہیں منع فرما دیتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہونے کا ذریعہ ان کی ذاتِ اقدس سے محبت ہے۔ کوئی جتنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، اسے اتنا ہی زیادہ اللہ کا قرب حاصل ہوا۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے وہ اللہ سے دور ہے چاہے کچھ بھی کرتا رہے، اسے اللہ کا کوئی پتہ نہ چلا۔

www.darulehsan.com

* * *

محب اپنے محبوب پر کسی بھی قسم کی نکتہ چینی نہیں کر سکتا۔ محب کو تو محبوب کے عیوب بھی محاسن نظر آیا کرتے ہیں چہ جائیکہ جو ہے ہی بے عیب پھر اس پر نکتہ چینی؟ توبہ توبہ.........

میرا دین میرے مولائے کریم رؤف رحیم روحی فداہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور محبّت ہی کا دوسرا نام ہے

دنیا میں جب بھی اللہ کا عذاب نازل ہوا، اللہ
کے رسولوں کی توہین کے سبب ہُوا۔

اللہ اپنے پیاروں کی توہین کبھی برداشت نہیں کرتا۔

اللہ کے پیاروں کی تعظیم خیر و برکت کا موجب ہے

جب بھی بندوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے کسی
رسُول کی نافرمانی، توہین، بے ادبی، ہتک،
گستاخی یا کسی بھی قسم کی کوئی نازیبا حرکت کی، اللہ
ربّ العالمین نے برداشت نہ کیا۔

اللہ غفور، حلیم، جواد، کریم، رؤف، رحیم ہے
پھر بھی اپنے کسی رسُولؑ کی شان میں ذرا سی بے ادبی
کو معاف کرنا پسند نہیں فرماتا۔

قوم نے جب سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے تو اس حرکت سے درگزر نہ فرمایا اور ایک رسول کی اونٹنی کی بے حرمتی اور اذیت کے سبب ساری قوم پہ عذاب نازل ہوا حالانکہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم اللہ کو نہ مانتی تھی لیکن اس انکار کے سبب ان پہ عذاب نازل نہ ہوا۔ عذاب رسولؑ کی توہین اور بے ادبی کے سبب ہوا۔

رُسول — اللہ کے دین کا امین ہوتا ہے۔

رُسول کی توہین اور بے ادبی — دین کی توہین اور دین کی توہین اللہ کی توہین ہے اور رُسول کی تعظیم — دین کی تعظیم اور دین کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رضوان اللہ

علیہم اجمعین کے نام لے کر بار بار یہ تکرار کرنا کہ "وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ، انہیں کسی بھی شے کی کوئی خبر نہیں" ————

ادب و تعظیم کے منافی ہے۔

جیسے بادشاہ کے حضور میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ "وزیر کوئی چیز نہیں۔ اسے کوئی اختیار نہیں۔ جملہ امور بادشاہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور فلاں فلاں کچھ نہیں کر سکتے۔"

بھرے دربار میں ایسے کہنا وزیر کی توہین ہے جسے بادشاہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بادشاہ کے حضور میں کسی بھی درباری کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ بادشاہ کے حضور ہر کوئی سرنگوں ہوتا ہے، اس کے باوجود نام لے کر کسی کی نفی کرنا معائب

کی توہین ہوتی ہے۔

بادشاہ ہی نے تو اپنے اختیارات وزیر کو بخشے ہوتے ہیں، ان کی نفی کیونکر کی جاسکتی ہے۔؟

اُمراء و وزراء اگرچہ بادشاہ نہیں ہوتے، بادشاہ کی رونق ہوتے ہیں۔

بادشاہ کی رونق انہی سے تو ہوتی ہے۔ اگر وہ نہ ہوں تو پھر بادشاہ کی کیا شان و شوکت ہو؟

اگرچہ بادشاہ کو سارے ملک کی حکومت حاصل ہوتی ہے، پھر بھی بادشاہ اپنے اختیارات جسے چاہے بخش دے۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

واللہ المعطی وانا القاسم[1]

اور اللہ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

---

[1] صحیح البخاری جلد اول ص۳۹

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کتنی بڑی شان ہے !

دینے والے کے ساتھ تقسیم کرنے والا ہر وقت ضروری ہوتا ہے۔ جونہی اُس نے دیا، اسی وقت اِس نے تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ہر لمحہ ہر شے دیتے رہتے ہیں اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ شب و روز جاری رہتا ہے۔

* * *

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں اور

حبیب غیر نہیں ہوتا

حبیب، محبوب ہوتے ہیں اور شریک منصوب۔

* * *

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا :

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(الاحزاب : ۵۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے (ہر وقت) نبی (کریم صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو (جو ایمان لائے ہو) تم بھی آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجو اور خوب سلام۔

* * *

۹۔ حضورِ اقدس و اکمل اکرم و اجمل اطیب و اطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ہم گنہگاروں کی ہر مدحیہ کلام شرک سے مبرّا اور محبّت پہ مبنی ہے۔

خاک کے اس ناچیز بُت نے خالق و مالک کے حبیب کی کیا تعریف کرنی ہے !

اس بیچارے کے پاس کون سے الفاظ ہیں جو استعمال کرے !

* * *

شریعت کا احترام
طریقت کا اکرام
حقیقت کی تلاش اور
معرفت کی تمنّا

ہر طالب کی اصل منزل ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش، شفاعت، شفقت اور وسیلے کے بغیر کوئی بھی اس منزل کو کبھی عبور نہیں کر سکتا۔

* * *

خالق کی تخلیق کے کمال کی اصل یہ ہے کہ خالق اپنی صفات اپنی مخلوق میں بھر دے جیسے

رحیم، کریم، حلیم .....

کمالاتِ نبوّت کا کمال یہ ہے کہ جتنے کمالات ہمارے حضورِ پُرنور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں، ان سب کا ان کی اُمّت میں پایا جانا امکانی بات اور نبوّت کے معراج کی دلیل ہے۔

مقربین یعنی اللہ کے مقبول بندے قبروں میں

عام مُردوں کی طرح نہیں ہوتے ، زندہ ہوتے ہیں اور جو فیض وہ زندگی میں بندوں کو پہنچا سکتے تھے موت کے بعد بھی پہنچا سکتے ہیں کیونکہ مقربین کی موت شہادت کی موت ہوتی ہے اگرچہ بستروں پر مریں -

بندہ بندے کو تین طرح فیض پہنچاتا ہے
و ـــ دُعا کے ذریعے
و ـــ تعلیم کے ذریعے
و ـــ توجہ کے ذریعے
اور یہ ان دونوں سے افضل ہے
اسی طرح اہل اللہ قبروں میں اپنے زائرین
کے لیے
و ـــ دُعا کرتے ہیں

و ـــــ اہل طریقت کے دلوں میں
تعلیم کا القا کرتے ہیں۔
و ـــــ متوجہ ہوتے ہیں۔

رُوح
قَبر
اور
بَرزخ
پر اکتسابی علم کا عالم کیا تشریح لکھ
سکتا ہے ـ؟
اسے وَحدۃُ الوُجود اور
وَحدۃُ الشّہُود کی کیا خبر ہو سکتی ہے؟
یہ مخصوص منازل ہیں اور صاحبِ منزل کے سوا
کوئی دوسرا ان سے واقف نہیں ہو سکتا۔

مُردوں کے لیے ایصالِ ثواب

کسی کا کوئی عزیز فوت ہو گیا اسے غُسل دے کر
کفن پہنایا، رسمی سا جنازہ پڑھا، قبر میں دفن کیا
اور واپس آ گئے گویا اسے یہ کہہ کر کہ
"اپنے کیے کو پہنچ"، واپس گھر آ گئے۔ واپس
پہنچ کر کسی نے میّت کے گھر والوں کی کوئی خاص
دلجوئی نہ کی اور اپنے اپنے کاروبار میں مصروف
ہو گئے۔

یہ تجہیز و تکفین کا ایک طریق ہے۔

ایک دوسری میّت کے لیے چالیس سے زیادہ
افراد نے اللہ کے حضور میں مغفرت کی دُعا کی
اللہ رحیم و کریم ہے — مزید اپنے لطف و کرم
سے اپنے بندوں کی سفارش قبول کر کے بخشنے

والا ہے۔

کسی کا عزیز فوت ہو جانے کے بعد انکے گھر جانا، انکی دلجوئی کرنا، ان کا دکھ بٹانا، رنج وغم کو کم کرنا، یا اپنے بچے یا نوکر کو چند دن کیلیے انکے کام میں مدد کے لیے بھیجنا تاکہ وہ تعزیت کرنے والوں سے با فراغت مل سکیں، کیونکر نا جائز ہو سکتا ہے؟

قبر کا پہلا دن آخرت کی منزل کی سب سے مشکل اور اولین گھاٹی ہے۔

مرنے والا ساری عمر کی کمائی — مال و دولت ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، دوست احباب، سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر آیا ہوتا ہے اور اپنے ساتھ کوئی بھی شے نہیں لایا ہوتا۔

مرنے والا ضرور کسی نہ کسی کا عزیز ہوتا ہے اگر کوئی گھر والا اپنے فوت ہونے والے عزیز کے لیے جو تمام عمر انکی خدمت کرتا رہا، دفن کے بعد اس نیت سے کہ قرآنِ کریم کی قرأت کی برکت سے اس کے لیے عذابِ قبر میں تخفیف ہو، کچھ پڑھ کر بخشنے کا اہتمام کرے یا غرْبا کو کھانا کھلائے تو بتائیں اس سے دین کو کیا نقصان پہنچا؟ البتہ قرآنِ کریم کی قرأت کی برکت سے قبر والے کو یقیناً نجات ہوگی۔ اگر قبر پہ بیٹھ کر قرآن پڑھنا مسنون نہیں تو اس کے متعلق اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تو نہیں فرمایا کہ خبردار! میت کے لیے قرآن خوانی یا کوئی دوسرا عمل نہ کرنا۔

ایک قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ جس میت کی

نمازِ جنازہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا دی، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرما کر اسے بخش دیا۔ ہمارا حال اس سے کہیں مختلف ہے عموماً ہم لوگ دُنیا سے تہی دست قبر میں داخل ہُوا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے باپ، بھائی شوہر، بیوی، بچے یا عزیز و اقارب کے لیے ثواب کی نیت سے کچھ کھانا کپڑا وغیرہ غرباء کو دے دیا یا قرآنِ کریم پڑھ کر اسکی روح کو بخش دیا تو اس سے دین کو کیا نقصان پہنچا ؟

کچھ بھی نہیں۔

اگر یہ کام اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو ناپسند ہوتے تو آپؐ ضرور منع فرما دیتے کہ خبردار مُردوں کے لیے کچھ نہ پڑھنا۔

حضرت جُنید بغدادیؒ کا ایک مشہور قصّہ چلا آرہا ہے کہ آپ کی مجلس میں ایک مُرید بیٹھا تھا دفعتاً اس کا رنگ متغیر ہوگیا۔ آپ نے پوچھا تیرا کیا حال ہے؟

اُس نے کہا میں اپنی ماں کو عذاب میں مُبتلا دیکھتا ہوں۔

حضرت جُنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث سُنی ہوئی تھی کہ جو کوئی کسی مُردے کو سوا لاکھ کلمہ شریف پڑھ کر بخش دے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں۔ میں نے سوا لاکھ مرتبہ کلمہ شریف پڑھا ہوا تھا وہ اسکی ماں کو بخش دیا۔

تھوڑی ہی دیر میں نوجوان کے چہرے پر رونق عود کر آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا اب تیرا کیا حال ہے؟

اُس نے کہا!

اَب میں اپنی ماں کو جنّت میں دیکھتا ہوں۔

ایصالِ ثواب کی ضرورت اور اہمیت اس حدیث سے واضح ہوتی ہے:

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میّت قبر میں، غرق ہونے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور اپنے ماں باپ بیٹا دوست مخلص کی دُعا کی منتظر رہتی ہے جو اس کے لیے ساری دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ، اس دُعا کے

اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل فرماتے ہیں اور زندوں کا ہدیہ مُردوں کے لیے، ان کی بخشش و مغفرت طلب کرنا ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۲۰۶)

گویا حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر میں مُردے کی حالت کی پوری وضاحت فرما کر اہلِ حق کو میّت کے لیے استغفار کی اشد ضرورت بیان فرمادی۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا اگر تم اپنی ماں کو ثواب پہنچانے کے لیے کنواں لگوانا چاہتے ہو تو لگوادو، اُسے اس کا ثواب ملے گا۔ پھر ہمیں کونسی چیز ایسا کرنے سے روکتی ہے؟ دینِ اسلام فطرت کے عین مطابق ہے اور

فطرت یہ قبول نہیں کرتی کہ کوئی اپنے والدین کو ایک بار قبر میں دفن کر چکنے کے بعد بالکل ہی بھلا دے۔

والدین کے احسانات کا بدلہ کوئی بندہ کبھی چکا نہیں سکتا پھر بھی اپنے والدین کی مغفرت کیلئے کچھ کرنا اور ہمیشہ کرتے ہی رہنا سعادت مندی ہے۔

صاحب استطاعت اپنے والدین کو حج کرائیں اور ان کو ثواب پہنچانے کی خاطر کوئی اور ہمیشہ جاری رہنے والا نیک کام کریں۔

اسی طرح دیگر عزیز و اقارب کا حال ہے۔

دوست اور دوست کو دفن کرنے کے بعد دوستی کی ساری کتاب ہی ٹھپ دے ، یہ وفاداری نہیں۔

دوست کی دوستی ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ موت دوستی

کو کبھی ختم نہ کر سکے۔

دوستی کا تقاضا ہے کہ دوست کوئی نہ کوئی تحفہ دوست کی خدمت میں بھیجتا ہی رہے۔

آپ دین کا فراخدلی سے مطالعہ کریں تو جان لیں گے کہ مُردے کے لیے جو کچھ بھی کیا جائے اسے اس کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح آپ دیگر اختلافی مسائل سے جب بھی دوچار ہوں، اس اصول کو پیشِ نظر رکھیں کہ اگر ان باتوں کے کرنے کا دین میں حکم نہیں دیا گیا تو ان باتوں سے منع بھی تو نہیں کیا گیا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۹۱۳۲

مامورِ مِنَ اللہ

مامور من اللہ کا لفظ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے بولا جاتا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ تمام انبیاؑ اللہ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لیے مقرّر کیے گئے ہیں اور انبیاؑ کا مامور ہونا وحی سے ثابت ہے، واضح طور پہ ثابت ہے۔

جب یہی لفظ اولیائے عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں استعمال ہوتا ہے تو اس سے اللہ کے وہ نیک مومن بندے مراد ہوتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کا علم عطا کیا اور اُن کے نفوس کا تزکیہ فرما دیا، انہیں توفیقی اعتبار سے "ہدایت کے مقام پہ فائز

اور مقرّر" کہا جاتا ہے۔

یوں تو جمیع اُمّتِ مسلمہ ہدایت اور تبلیغ پہ مامور ہے مگر اللہ کے جن بندوں کو اللہ کی طرف سے جتنی زیادہ توفیق ملتی ہے، ان پہ بندوں کی اِصلاح اور ہدایت کی ذمّہ داری اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

مثال کے طور پہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کو بذریعہ وحی امام مقرّر نہیں کیا گیا نہ ہی کسی بادشاہ یا خلیفہ نے انہیں امام مقرر کیا مگر پھر بھی وہ اُمّت کے فقہی امام مانے جاتے ہیں۔

اسی طرح امام مالکؒ امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ یہ لوگ اپنے علم، زہد اور تقوٰے کے اعتبار سے امام الاُمّت تسلیم کر لیے گئے۔ اسی طرح

اولیاً اور مقبولین، —— انبیاءؑ کے جانشین اور پیروکار ہونے کی حیثیت سے اور توفیقی اعتبار سے ہدایت پہ مامور متصور ہوتے ہیں۔ انبیاء کے مامور من اللہ نہ ماننے سے کفر لازم آتا ہے۔ یہ ہر مومن کے ایمان کا جزوِ لاینفک ہے کہ جملہ انبیاء مامور من اللہ ہیں لیکن اگر کوئی اولیائے کرام کو مامور من اللہ تسلیم نہ بھی کرے تو اس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا، نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اگرچہ اولیائے کرام کو مامور من اللہ تسلیم کر لینا اور ان کی محبت رکھنا باعثِ خیر و برکت ہے پھر بھی تسلیم نہ کرنے والوں کو کسی طرح معتوب نہیں کیا جا سکتا۔

وما علینا الا البلاغ　　یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین

واللہ ذُوالفضل العظیم

۹۱۳۵

حال و قال

حال میں رہنے والا صاحبِ حال اور باکمال ہوتا ہے۔

بالعموم انسان حال میں نہیں ــــ ماضی میں رہتا ہے یا مستقبل میں اور یہی اسکی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ ہے ــــ ذہن کا ماضی و مستقبل میں مصروف رہنا حال کو تباہ کرتا ہے ورنہ اگر تن کے ساتھ من بھی حال میں رہے،

حال وارد ہو ــــ ہر کسی پہ ہو ــــ اور ہر وقت ہو۔ نہ مانو تو رہ کر دیکھو۔

* * *

حال میں گُزرے ہوئے زمانے کو لانا یا آنے

والے زمانے کا خیالی پلاؤ پکانا "حال" کو ماضی کی طرح ضائع کرنا ہے۔

ماضی، ماضی ہی کے خیالوں میں اُلجھ کر ضائع ہوا ورنہ ماضی بھی ایک دن حال تھا۔ اگر اس میں ماضی کو نہ لایا جاتا، کبھی ضائع نہ ہوتا۔

زمانۂ حال میں جو کام کیا جا رہا ہو، ذہن اسی میں مصروف رہے۔

ماضی گزر چکا—— جیسے بھی گزرا گزر چکا۔ اب اسے کسی بھی طرح لوٹایا نہیں جا سکتا۔

حال میں

ماضی کی کوئی یاد دل میں نہ ہو۔

حال میں

ماضی کی یاد حال کی تباہی کا موجب ہے

اسی طرح
مستقبل کا کوئی بھی خیال کبھی دل میں نہ آئے۔

کل کی
کسی کو کیا خبر کیا ہونے والا ہے؟
پھر اس کی سوچ میں گھلنا بھی کوئی عقلمندی ہے۔؟

حال قال کا حاصل ہے اور حال کے بغیرِ محض قال کسی بازار میں کوئی قیمت نہیں پاتا۔

حال قال کی زینت ہے اور حال کے بغیرِ کوئی قال کبھی نہیں پھبتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللهُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۱۲۶

ہر شے اللہ کی
ہر شے کا مالک اللہ
ہر شے کا قادر اللہ

* * *

ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے
یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے اور
گھاس کے تنکے۔
نہیں کرتا — تو یہ اشرف المخلوقات نہیں کرتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹|۳۷

تکمیلِ ایمان کی صرف تین سطور

۱- وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

۲- اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

(وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

۳- اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ

مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ

عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَاحَيُّ يَاقَيُّومُ

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

٩١٣٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے
خون کا وزن کیا جائے گا تو علماء کی سیاہی وزن میں
شہداء کے خون سے بڑھ جائے گی۔
اسے شیرازیؒ نے روایت کیا۔[1]

ف: (اور ٹائپ رائٹر سیاہی ہی میں شمار ہے)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

٩١٣٩

ذکرِ دوام کی لپیٹ میں ہر شے لپٹ کر

---

[1] کنز العمال جلد ۵ ص ۲۳ شمار ۱۰۸۱۴

ذکر کرنے لگی یہاں تک کہ وہ بھی اور

وہ بھی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۴۰

ذکرِ دوام ـــــ عرفان کا منبع

عرفان کی حقیقت

عرفان کے تابع

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۴۱

جان کو کُلیتاً اللہ کے حوالے کر اور کہہ:

جند یارے حوالے کیتی ۔

فارغ البال

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۴۲

اتحاد ـــــــ رعب

انتشار ـــــــ پریشانی

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۴۳

کُلُّ شَیءٍ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

کائناتِ عالم کی ہر شے اللہ کی مِلک و مملوک

اور

اللہ ہی ہر شے کا قادر المقتدر

یاحیی یاقیوم

◆

یہاں تک کہ پتا پتا اور ذرّہ ذرّہ
الٰہی حکم کے تابع
نقل و حرکت پہ گامزن !

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۴۴

تو ہر کمی کو پورا کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے

یاحیی یاقیوم

* * *

ایک کمی ہے ، نہ معلوم کس حکمت کی بناپر
اسے پورا نہیں فرماتے ۔

یا حیّ یا قیوم

* * *

جب تک یہ کمی پوری نہیں ہوتی ، حکمت کا
وہ باب جو مدت سے منتظر ہے ،
کبھی نہیں کھلتا ۔ یا حیّ یا قیوم

* * *

اے دلوں کی دنیا بنانے والے !
اس دل کو اپنے ہی ذکر و فکر میں محو و منہمک
فرما یا حیّ یا قیوم

* * *

اور کوئی بھی معاملہ اسکی محبوبیت میں مخل نہ ہو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۴۵

میرے میکدے میں پڑے پڑے جام لُٹ گئے۔ گرد آلود ہوئے۔
کوئی پینے والا نہیں آتا تو ہمیں ہی پلا دے !

* * *

پی کر ہم کوئی بھی فعل شریعت کے خلاف کریں ، جو چاہے کرتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۲۶

وہ بھی کیا دن تھے جب میکدے میں چہل پہل تھی، رونق تھی اور بہار۔ مے کی مہک چاروں طرف زندگی کا پیغام بکھیرتی۔ رندوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے۔ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی۔ جام پہ جام لنڈھائے جاتے۔ ساقی کی مستی اور رندوں کا رنگ قابلِ دید و داد ہوتا ان کے مستانہ نعروں سے مے کدے کے درو دیوار تو کجا، فضائے عالم گونج اٹھتی۔ ان رندوں کی دنیا، کیا بتاؤں اے جانِ من! کیسی تھی، اپنی دھن میں مست اپنی لگن میں مگن، نشے میں مخمور، شجاعت کا مجسمہ، غیرت کا پیکر۔ نہ کسی سے مرعوب نہ کسی کی طرف راغب۔ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی بھی

منصب ان کی نظروں میں کوئی وقعت
نہ رکھتا۔ کسی کو کسی خاطر میں نہ لاتے ذرا سی
بات پہ بگڑ جاتے ، مرنے مارنے پہ تُل جاتے۔
جدھر جاتے ، ہلچل مچا دیتے ۔ جہاں اَڑ جاتے ،
اَڑ جاتے۔ کٹ جاتے مگر ہٹنے کا نام نہ لیتے۔
جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے ، کر کے ہی رہتے۔
جب کرنے پہ تُل جاتے ، کر ہی دیتے ۔
کسی مخالفت کی پروا نہ کرتے ۔ ایک اکیلا
دنیا بھر پہ بھاری ہوتا ۔ کوئی ان کی نگاہوں
کے جلال کی تاب نہ لا سکتا۔

◆

ان مقالات میں ”مے“ عقل دشمن سیال کا نام
نہیں ، خلفائے راشدین رض کے کردار کا استعارہ ہے

اور اس میں، اے جانِ من !
سب کچھ ہے — مستی، مدہوشی، بے نیازی،
عزّت، عظمت، غیرت، جذبہ، رعب
جلال اور تمکنت ماشاءاللہ !

* * *

وہ تھے رند اور وہ تھا میکدہ ! میں نے
اور تمہیں نے اس مے کو بدل دیا —
بدل کے رکھ دیا۔ بدلتے بدلتے شربت
بنا دیا بلکہ پتلی لسّی — جس میں کوئی جوش نہیں،
کوئی حدّت نہیں، کوئی نشہ نہیں اور کوئی کیف
نہیں۔ مشروب ہے مگر زندگی سے خالی،
جسم ہے مگر روح سے خالی — یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم   فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذو الفضلِ العظیم

۹۱۴۷

تیرے اِرم کے گلستان میں بُوستان کی کمی ہے
اور بُو کے بغیر گُل پھبتا نہیں۔
بلبل بولی: کلی کے غنچے بھی مہکنے کے لیے بے تاب
ہیں۔ کھلنے والے ہیں۔ جونہی کھلے، پتی پتی کو
مہکا دیں گے۔"

* * *

"تیار ہو کر آتے ہیں، واپس لوٹ جاتے ہیں
آخر کب تک مہکنے کی اُمید ہے —"؟

* * *

"مالی کی نلائی اور آبیاری میں کوئی کسر نہیں۔
تکتے تکتے اکی آنکھیں آئیں پر غنچہ میعاد ہی پر کھلتا ہے
کلی ہی کی مہک ہر پھول کو مہکاتی ہے بے دل
مت ہو۔ بہار کا انتظار کر۔ وہ ہر پھول کو،
جو کبھی نہیں مہکتا، مہکا دے گی۔ یہ خواب شرمندۂ تعبیر

ہوگا اور ضرور ہوگا ۔ ذرا اِدھر اُدھر ٹہل کر باغ کی سیر کر۔ یہ کِھلی! یہ کِھلی! یہ کِھلی ۔"

سیّاح اُکتا چکے ۔ بولے: کوئی نعم البدل ہی لا!

کلی بولی، میرا کوئی نعم البدل نہیں اور نعم البدل میں میری سی مہک نہیں ۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۹۱۴۸

پھولوں سے تو سارا چمن اٹا پڑا ہے یہاں تک کہ انار کے بھی ہوتے ہیں اور کپاس کے بھی۔ مہک دار لا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

www.dawatehsan132.com

۹۱۴۹

تیری تبلیغ میں دریا ہے ، روانی نہیں ۔ موج ہے طغیانی نہیں ۔ پھول ہے ، مہک نہیں ۔ صدف ہے ، گوہر نہیں ۔ جوانی ہے ، جوہر نہیں ۔ بت ہے ، روح نہیں ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۵۰

سرورِ سرمدی میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی محبت کے نشے کا بھرا ہوا جام ہوتا ہے ۔ سرورِ سرمدی کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا ۔ ہفت اقلیم کی شاہی بھی نہیں ۔ بکتا ہو تو ہر شے بیچ کر لے لیں ۔ تاج و تخت تو ہوتے ہی

کیا ہیں، جان تک دے کر لے لیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۵۱

دین دار، دین کے حضور میں پیش ہو کر عرض کرنے لگے کہ وہ پہلی سی عنایات اب کہاں گم ہوگئیں؟ ایک بھی باقی نہیں!

دین بولا: میں ایک ہوں، سادہ ہوں۔ میری وحدت، میری سادگی، واپس لاؤ، ہر عظمت مجھ سے پاؤ۔ یہ سن کر سب چپ ہوگئے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۵۲

مہاجر الی اللہ وہ ہے جو اللہ کی طرف ہجرت کرے یعنی

حرام سے ـــــ حلال کی طرف

باطل سے ـــــ حق کی طرف

بدی سے ـــــ نیکی کی طرف

کفر سے ـــــ اسلام کی طرف

نفاق سے ـــــ اخلاص کی طرف

گناہ سے ـــــ توبہ کی طرف اور

فنا سے ـــــ بقا کی طرف

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

❀

www.alulehsan132.com

۹۱۵۳

وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ (طٰہٰ : ۳۹)

ف ، اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے
وہی اللہ سے محبت کرتا ہے
دنیائے محبت کی تمام تشریحات اس
میں مضمر ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۵۴

ایمانِ کامل یہ ہے ۔

۱ : قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی (طٰہٰ : ۴۶)

۲ : قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ۝ (طٰہٰ : ۶۸)

یا حی یا قیوم
الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۵۵

تیری ام الکتٰب تیرے تابع یا قادر المقتدر!

شقی وسعید تیرے کرم کے محتاج

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۵۶

رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

* * *

یہ روح بھی اس میں شامل ہے

واللہ اعلم بالصواب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۵۷

جو کچھ بھی بندے کی قسمت میں لکھا ہوتا ہے
کرتا ہے اور (قدر کے ماتحت)
کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔
روح بولی: میں اللہ کا اَمرِ ربّی ہوں
میں پاک ہوں۔
پاک ہو کر مجھ سے مل۔
پاکیزگی میں خباثت وضلالت وکثافت
کا نام تک نہیں ہوتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

◆

۹۱۵۸

صفر ظفریاب ہوکر مظفر ہوا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۵۹

الٰہی امور میں مداخلت پریشانی کا موجب ورنہ ذاکر کبھی پریشان نہ ہو۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۶۰

علم ـــــ گوناگوں ، لامنتہیٰ

کسی علم پہ عمل کر یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

واللّٰہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۱

سال ہاسال گزر گئے ـــــ ابھی تک

۱- کوئی بھی کسی عمل کا پابند نہیں

۲- کسی نے بھی کوئی برائی قطعی ترک نہیں کی

۳- نہ ہی کوئی کسی نیکی پہ کاربند۔

افسوس نہیں تو کیا ہے ؟ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

واللّٰہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۲

اللہ رب العالمین، ہر وقت، ہر دل میں موجود
رہتے ہیں۔
ناپسند کام و کلام پہ ناراض
پسندیدہ سے خوش

* * *

ناراضگی ــــــ پریشانی
خوشی ــــــ شادمانی

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
حافظ عبد الرزاق
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۳

بلبل بوہڑ کی گولیں کھانے لگی

کھا کھا کر بھدّی بنی
بلبلانہ نزاکت کھوگئی
یہ سینکڑوں پھولوں کے پودے ہیں
اسے کبھی پھول کے گرد منڈلاتے نہیں دیکھا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۴

شخصیت چیست؟

درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے،
استاد ـــــ شاگرد سے

* * *

طالب شیخ کا ظلّ ہوتا ہے اور

شیخیت کے جملہ کمالات کا مظہر

* * *

طلب —— ارادت کی اصل
صادق ہوئی —— آلائشوں سے پاک ہوئی
بے باک ہوئی
بے خود ہوئی
گامزن ہوئی
سود وزیاں سے بے نیاز
بے خودی کے عالم میں
دیوانہ وار
منزل کی سمت بڑھنے لگی
تڑپ و تشنگی کی حدّت سے لبریز پاکر
فقر نے فقر کی تمام اداؤں کے ساتھ
استقبال کیا

شیخ کے کمالات کا رنگ، انگ انگ
میں چھلکنے لگا۔ اس کے جمال کا پرتو بن کر لبریز
ساغر کیطرح چھلکنے لگا۔

صفوتِ دہر کی ہر شے داد دینے لگی
نباتات و جمادات ہمنوا بننے لگے
مٹی کے ذرات قدم چومنے لگے
چرند پرند اسکی اداؤں پہ سر دھننے لگے
اِنس و جانّ فریفتہ ہونے لگے
زندگی زندگی پاکر وجد میں آنے لگی

يا حيّ يا قيوم

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الفضل العظيم

۹۱۶۵

سبحان الحیّ القیّوم ـــــ جلال

الحمد للحیّ القیّوم ـــــ جمال

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہُ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۶

دریا کے کنارے بھی کسی درخت کی میعاد
ہوتی ہے ؟
یہ گرا ، یہ گرا ، یہ گرا
مت لگایا کرو مگر پودے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُو الفضل العظیم

۹۱۶۷

ناک کی غلاظت سے لبڑے ہوئے خشک کپڑے کو اصطلاح میں رومال کہتے ہیں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۸

بیت الخلاء، بیت اللہ کا اولین باب ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

❋

۹۱۶۹

کائنات کے محسنِ اعظم میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے کائنات کو متعارف کرایا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَہُ الْمُلْکُ

وَلَہُ الْحَمْدُ

لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۱۷۰

اسباقِ توحید

دیکھتا ہوں

سُنتا ہوں

نہ بولتا ہوں نہ کرتا ہوں

الٰہی قدرت کی حکمت کے تابع

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۹۱۷۱

ذکر دل سے جاری ہوتا ہے

فرش تا عرش محیط

* * *

اللہ شاہ رگ سے بھی قریب تر

دمبدم ذکر جاری رہے ۔
کوئی بھی دم غافل نہ ہو ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۱۷۲

اُمید افزاء عمل

طٰهٰ یٰسٓ لکھ کر ناف پہ
باندھ ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

❁

۹۱۷۳

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا
اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا
یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ فَاِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

۹۱۷۴

ہر کوئی تیرے فضل و رحمت کا
طلب گار اور
یہ دونوں تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

www.darulihsan132.com

۹۱۷۵

عجب حکمت ہے کتاب العمل بالسنۃ کا
عامل اور محزون و مغموم ؟

* * *

الٰہی قدرت و حکمت کی مخالفت کے
باعث محزون و مغموم

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۷۶

کتاب العمل بالسنۃ میں ہر شے ہے

* * *

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم

یا ذاالجلال والاکرام یا ذاالفضل العظیم!
ہم گنہ گاروں کو حکماء کے حوالے نہ کر
اپنی رحمت سے شفا بخش۔
ہر مرض سے شفا — تیری ہی طرف
سے عطا۔

یَا حَلِیْمُ یَاکَرِیْمُ اشْفِنَا یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۹۱۷۷

چیزیں آدمی کے لیے ہیں، آدمی چیزوں کے لیے نہیں

* * *

بندہ جب بُرائی کر سکتا ہے، اسی وقت نیکی
بھی کر سکتا ہے۔

جب وہ بُرائی کے لائق نہیں رہتا، نیکی کے
بھی لائق نہیں رہتا۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۱۷۸

طریقت الاسلام سلوک، محبت، ہمدردی اور
خیر خواہی کا دوسرا نام ہے۔

* * *

طریقت الاسلام میں گلہ، اعتراض، نکتہ چینی
اور شکوہ شکایت ——— منع!
اس لیے کہ یہ سب تسلیم و رضا کی ضد ہیں اور
تسلیم و رضا اس منزل کا ابتدائی اور انتہائی
مقام ہے۔ وما علینا الا البلاغ　یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم　فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۹۱۷۹

ساری دنیائے اسلام میں ایک چیز کہیں بھی نہیں رہی یہاں تک کہ وہاں بھی نہیں اور ان میں بھی نہیں۔ اور وہ ہے — علم پہ عمل اور عمل پہ استقامت

❖

زندگی کی کامیابی کا دارومدار استقامت پہ ہے۔ جب تک ہم میں استقامت رہی، ہر شے رہی۔ جب سے ہم میں سے استقامت رخصت ہوئی، ہر شے رخصت ہوئی — عزت بھی، دولت بھی، دُنیا بھی، دین بھی۔

دعا کہ اللہ تیری کھوئی چیز تجھے پھر سے

www.darulhsan132.com

عطا فرمائے ۔ آمین

اس حال میں جینا بھی کوئی جینا ہے ؟

یہ کوئی زندگی نہیں

وہ زندگی تھی !

اُسے حاصل کر

پھر سے حاصل کر

جیسے بھی ہو سکے ۔۔۔ کر

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۸۰

طریقت وسلوک میں بندے کا طالب صرف

وہ طالب ہوتا ہے جو اللہ جل شانہٗ، کے

سوا کسی اور شے کا طالب نہ ہو اور بندہ بھی صرف
اس طالب کا طالب ہوتا ہے جو اللہ کا طالب ہو

* * *

اللہ کے طالب کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے
کہ وہ اللہ کے بندے سے مل کر ایسے
مطمئن ہو جاتا ہے جیسے کہ اللہ کو مل کر۔

وما علینا الا البلاغ

* * *

اللہ کا جو طالب، اللہ کے کسی بندے کو
مل کر ایسے مطمئن نہیں ہوتا جیسے کہ اللہ کو
مل کر — تو ان دونوں میں سے کسی ایک
کی طلب ناقص ہوتی ہے۔ یا اللہ کا طالب،
اللہ کا طالب نہیں یا جس بندے کو وہ

اللہ کا بندہ سمجھ کر حاضر ہوا ہے، وہ اللہ کا بندہ نہیں۔

اور یہ ختم الکلام ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۹۱۸۱

دین پہ لکھنے والوں کی کمی نہیں، کتب خانے بھرے پڑے ہیں۔ اگر لکھنے والے ہی عمل نہیں کرتے تو کیا لکھنا ہوتا ہے؟

* * *

مفسرین، محدثین اور مجتہدین نے علم کی شرح عمل سے پیش کی مگر یہ توفیق گنتی کے

بندوں کو نصیب ہوئی۔

عمل ہی کی بدولت ان کا کلام نہ صرف زندہ۔

بلکہ زندگی بخش۔

گویا ہر علم کی زندگی عمل سے ہے، کتاب سے نہیں

* * *

اگر ہم بھی عمل کرتے، کایا پلٹ دیتے۔

ملّت کی مُردہ رگوں میں خون دوڑنے لگتا۔

ساغر و مینا گردش میں آجاتے۔

مے کدے کے گرد مست منڈلانے لگتے۔

پژمردہ زندگی مخمور ہو کر مسکرانے لگتی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۱۸۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ ط

* * *

خیر و شر دونوں بندے ہی کے اندر رہتے ہیں۔
کبھی خیر دل میں وارد، کبھی شر۔
خیر سے خوش، شر سے ناخوش۔
دونوں حکمتِ الٰہی کے تابع۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۸۳

مبصر بولا: اللہ اللہ! ان کے توکل کے کیا کہنے؟ میں نے ان کی بارگاہ میں زر کو بے قدر اور دنیا کے دوں کو ذلیل و زبوں دیکھا۔

* * *

دنیا اپنی تمام رعنائیوں اور دلفریب اداؤں کے ساتھ روپ بدل بدل کر حاضر ہوئی۔ اس نے اس فتنے کو ہر رنگ میں پہچانا۔ کبھی دھوکا نہ کھایا۔ کوئی وار اسے شکار نہ کر سکا۔ متوجہ ہونا تو درکنار، نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا۔ توکل نے اپنے متوکل کو وہ غنا بخشی

جس کے سامنے ہفت اقلیم کی شاہی
بھی ہیچ نظر آنے لگی۔
توکّل نے اپنے متوکّل کو اپنے سوا کسی اور
طرف کبھی متوجہ ہی نہ ہونے دیا۔
اور نہ ہی کسی بھی معاملہ میں کسی اور کا
محتاج

* * *

توکّل ہی کی وکالت و کفالت متوکّل کے
لیے کافی اور
متوکّل ـــــ توکّل ہی کا نیاز مند

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۹۱۸۴

اسمِ اعظم ہر اسم کا کفیل

یاحیُّ یاقیُّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذوالفضل العظیم

www.darulehsani32.com

۹۱۸۵

اٹھارہ ہزار عالم محزون و مغموم

اِلّا باذنِ اللہ

* * *

ذِکر اور صِرف ذِکر ہی کی بدولت
مطمئن و مسرور و مخمور

یاحیُّ یاقیُّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذوالفضل العظیم

◆

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آمین

❀

امروز سعید و مسعود مبارک سہ شنبہ ۷ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

❀

ابوانیس **محمد برکت علی** لودھیانوی عفی عنہ

المہاجر الی اللہ والمتوکل سے اللہ العظیم،

المستفیض **دارالاحسان** چک ۲۴۲ ر ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان کوڈ نمبر ۳۷۶۰۰